REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۳۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر :- شکیل احمد طاہر، سید تنویر احمد بشیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپیہ
ششماہی ۱۸ روپیہ
ممالک غیر (بذریعہ ہوائی ڈاک) ۱۲۰ روپیہ
فی پرچہ ۷۵ پیسہ

THE WEEKLY "BADR" — QADIAN — 143516

۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۰۵ھ | ۱۵ ظہور ۱۳۶۴ہش | ۱۵ اگست ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ ظہور (اگست) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ :-

"حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں"۔ الحمد للہ -

احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضلوں سے ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو : اور مقاصدِ عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے ۔ (آمین)۔

● - عرصہ زیرِ اشاعت کے دوران محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کے بارے میں لاہور سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی ۔ شافی مطلق اپنے فضل اور معجزانہ قدرت نمائی سے حضرت چوہدری صاحب مدظلہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کے بابرکت وجود کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین -

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

پاکستانی احمدیوں پر ظلم و زیادتیوں کے خلاف شدید غم و غصے کا اظہار

آج احمدیوں کو تختۂ مشق بنایا گیا ہے تو کل دوسرے فرقے بھی اِسی ظالمانہ سلوک کا نشانہ بنیں گے!

بیگم رعنا لیاقت علی خان کا ایک جرأت مندانہ اخباری بیان

پاکستان کے سب سے پہلے وزیرِ اعظم خان لیاقت علی خان کی بیوہ اور ALL PAKISTAN WOMEN ASSOCIATION کی صدر بیگم رعنا لیاقت علی خان نے حال ہی میں اپنے دستخط سے ایک اہم پریس نوٹ جاری کیا ہے ۔ واضح رہے کہ بیگم رعنا لیاقت علی خان پاکستان کی نامور سیاستدان ہیں۔ آپ ماضی میں صوبہ سندھ کی گورنر اور نیدرلینڈ (NETHERLANDS) میں حکومتِ پاکستان کی سفیر بھی رہ چکی ہیں۔ بحیثیت صدر آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن آپ نے اندرونِ ملک خواتین کے حقوق اور اُن کے مفادات کے تحفظ کے لئے نمایاں کام کیا ہے ۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کے اِس انگریزی پریس نوٹ کے معتد بہ حصہ کا اُردو ترجمہ مکرم چوہدری سید احمد صاحب بی ۔ اے (آنرز) ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ کے مخلصانہ تعاون سے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے ۔

(ایڈیٹر)

گزشتہ ایک سال کے دوران اخبارات میں وقتاً فوقتاً بعض نامور احمدیوں کے پُر اسرار حالات میں قتل کی خبریں شائع ہوئی ہیں ۔ اور ابھی حال ہی میں اِس پُر امن جماعت کے سینکڑوں افراد کی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۔ جن احمدیوں کو گرفتار کیا گیا ہے اُن کے بارہ میں رپورٹیں ہیں کہ اُن کو سخت جسمانی اذیت پہنچائی گئی ہے ۔ جبکہ اُن کے خلاف عموماً یہی الزام ہے کہ انہوں نے کلمہ طیبہ کے بیج لگائے ہوئے تھے ۔ ایسی صورتِ حالات کی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فوری مذمت ہونی چاہیئے ۔

یہ ایک جانی پہچانی تاریخی حقیقت ہے کہ ...... اُن عظیم دنوں میں جبکہ پاکستان ابھی مذہبی ریاست میں محدود نہیں ہوا تھا، نہ صرف مسلمانوں کو بلا لحاظ اُن کے فروعی عقائد کے اختلاف کے بلکہ ہندوؤں تک کو بھی کابینہ میں جگہیں دی گئیں ۔ اقلیتوں اور چھوٹے گروہوں کے حقوق کو محض زبانی کلامی تحفظ نہیں دیا گیا تھا بلکہ عملاً پوری تندہی سے اُن کے حقوق کی حفاظت کی گئی تھی ۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر ایمان کا اظہار اگر کلمہ طیبہ کا بیج پہن کر کیا جائے تو وہ اس اسلامی حکومت میں مستوجبِ سزا جرم ہو ۔ اسلام ہر انسان کے اِس حق کو تسلیم کرتا ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے مانے ۔ یہ بہت دِل دہلا دینے والی بات ہے ۔ اور اس عظیم مذہب کو اِس سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والی کوئی بات نہیں ہو سکتی ۔

اِس بات کو سمجھنے کے لئے زیادہ عقل کی ضرورت نہیں کہ اگر یہ نامعقول پالیسی آج احمدیوں کے بارہ میں اختیار کی جا سکتی ہے تو اِس بات کی

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اِس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں ۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش : عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس - صالح پور کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر ۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۱۵ ظہور ۱۳۶۴ ہش

صدا یہی ہے ابھی گرمیٔ بازارِ آزادی

آج ۱۵ اگست ہے، یعنی برطانوی سامراج کی ذلت آمیز غلامی سے وطنِ عزیز کی آزادی کی ۳۸ ویں سالگرہ ـــــ یہ تاریخی دن ہمیں ہر سال اُن جیالوں اور سرفروشوں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک آزادیٔ وطن کی نوّے سالہ طویل جدوجہد میں عظیم قربانیاں پیش کیں۔ بلا شک یہ اُن محبانِ وطن کی بے لوث مساعی اور آہنی عزم و استقلال ہی کا ثمرہ ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کے ستّر کروڑ عوام آزادی کی کھلی فضا میں سُکھ کا سانس لے رہے ہیں بلکہ خود ہمارا ملک بھارت بھی بلا شرکتِ غیرے اپنے تمام قدرتی وسائل کو بروئے کار لا کر شاہراہِ ترقی پر رواں دواں ہے۔ آج قوم آزادی کی اس نعمت کے لئے مادرِ وطن کے اُن جانباز سپوتوں کی تہہ دل سے احسان مند ہے اور جذباتِ تشکر و امتنان سے سرشار ہو کر انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے۔

سرفروشانِ وطن کی عظیم اور مسلسل قربانیوں کے نتیجہ میں ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو حاصل ہونے والی آزادی کے بعد گزشتہ ۳۸ سالوں کے دوران ہم نے معاشی، زرعی، سائنسی، تعلیمی، سماجی اور صنعتی میدان میں جو حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی ہیں اُن پر قوم کو بجا طور سے فخر ہے۔ اور جب کبھی بھی ہم ملکی ترقی کے اس تدریجی عمل کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ دیکھ کر ہماری خوشیوں کی انتہا نہیں رہتی کہ :-

- اس تمام عرصہ کے دوران ہمہ اقسام پیچیدہ مسائل میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود ملکی معیشت میں بتدریج استحکام پیدا ہوا ہے جس کا سہرا ہمارے ترقیاتی منصوبوں اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے ہندوستانی عوام کی کڑی محنت اور مشترکہ جدوجہد کے سر ہے۔
- زرعی میدان میں ہماری حیران کن پیش قدمی کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ گزشتہ سے پیوستہ سال یعنی ۸۴-۱۹۸۳ء میں ہم نے ۱۵۱۰ لاکھ میٹرک ٹن اناج کی ریکارڈ توڑ پیداوار کی۔ جو ۸۳-۱۹۸۲ء کی پیداوار کے مقابلہ میں ۱۷ فیصد زائد تھی۔
- اندرونِ ملک ایک مضبوط صنعتی ڈھانچے کے قیام کے نتیجہ میں آج ہمارا شمار دنیا کے اہم صنعتی ممالک میں ہوتا ہے۔
- سائنس کے مختلف شعبوں، خصوصاً نیوکلیائی اور خلائی سائنس میں ہندوستان نے بتدریج نمایاں ترقی کی ہے۔ اور ۳ اپریل ۱۹۸۴ء کو ہندوستانی فضائیہ کے ایک ہونہار پائلٹ کی خلائی پرواز کے بعد ہمارا ملک عملاً خلائی دور میں داخل ہو چکا ہے۔
- بین الاقوامی میدان میں ناوابستہ تحریک کی قیادت کا سہرا عالمی سیاست میں ہندوستان کے اہم مقام اور منصب کی نشاندہی کرتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں وطنِ عزیز کو حاصل ہونے والی یہ کامیابیاں بلاشک اپنی جگہ قابلِ ستائش اور لائقِ تحسین ہیں۔ تاہم ان کامیابیوں کے پہلو بہ پہلو کچھ میدان ایسے بھی ہیں جو ابھی تک ہم سے پوری طور پر سر نہیں ہو سکے۔ مثلاً ۳۸ سال کا طویل سفر طے کرنے کے باوجود آج بھی ہمارے عوام کی ایک خاصی بڑی تعداد غربت، افلاس اور ناخواندگی کی اذیت ناک زندگی بسر کر رہی ہے۔ اسرافِ زر، بے کاری اور رشوت ستانی جیسے سنگین مسائل حل ہونے کی بجائے روز بروز خوفناک شکل اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور بظاہر اُن کا کوئی مداوا نظر دکھائی نہیں دیتا۔ نتیجۃً ہمارا تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ تعمیر کی بجائے تخریب اور دہشت گردی کا شکار ہو رہا ہے جو ملک کے مستقبل کے لئے اچھی علامت نہیں۔ عوامی مسائل سے حکام کی مسلسل بے نیازی کے باعث ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ اور گراں بازاری کی لعنت معاشرے میں بدستور اپنی جڑیں مضبوط کئے ہوئے ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آئے دن لسانی، طبقاتی، علاقائی اور فرقہ وارانہ فسادات کا ایک ایسا ہولناک تسلسل جاری ہے جو تمام تر کوششوں کے باوجود ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ ظاہر ہے کہ جب تک ہم ان مسائل پر پورے طور پر قابو نہیں پا لیتے اُس وقت تک ہماری کامیابیاں وہ خوش کن نتائج پیدا نہیں کر سکتیں جن کا حصولِ آزادی سے قبل ہم نے خواب دیکھا تھا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اندرونی محاذ پر ان تمام سنگین مسائل کو حل کرنے کے لئے ہم اُس قومی اتحاد، یگانگت، قربانی و ایثار کا سرگرم مظاہرہ کریں جو حصولِ آزادی کی مشترکہ جدوجہد میں ہمارا طرۂ امتیاز تھا۔ اگر ہم نے وقت پر ملک کو درپیش ان سنگین مسائل کے حل کرنے میں پس و پیش کی تو یاد رکھئے کہ ہم سب ایک مشترک قومی فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب ہوں گے۔ اور مستقبل ہماری اس کوتاہی کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

۱۵ اگست کا تاریخی دن جہاں ہمیں آزادی کی حقیقی قدر و قیمت سے روشناس کراتا ہے، وہاں ہم پر یہ اہم قومی ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے کہ ہم اس نعمتِ خداداد کی جی جان سے حفاظت کریں۔ اور ہمیشہ اس حقیقت کو اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں کہ وطن کی حفاظت، سالمیت اور خوشحالی کسی ایک فرد، کسی ایک جماعت اور کسی ایک طبقہ کی اجارہ داری نہیں۔ بلکہ ہم سب کی مشترکہ قومی ذمہ داری ہے ـــــ!!

پس آئیے! آج کے دن ہم سب بھارت واسی ملک میں ایک منصفانہ معاشرتی نظام کے قیام کے لئے مل جل کر کام کرنے کا عہد کریں، کہ یہ عظیم مقصد باہمی تعاون اور سرتوڑ کوشش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا ـــــ!!!

خورشید احمد انور

بقیہ اخبارِ احمدیہ

● ـــ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ ؕ

خطاب بہ حضرت صاحب قرآں ایدہ اللہ تعالیٰ

خدا کے وصل میں جو عجز جستجو ہوگا ۔۔۔ کلامِ حق سے مشرف وہ نیک خو ہوگا
"ہزار مجمعِ خوباں [illegible] ہوگا ۔۔۔ نگاہ جس پہ ٹھہر جائے گی وہ تو ہوگا
جہاں بھی تذکرہ تیرا اے خوبرو ہوگا ۔۔۔ مچے گا بس وہیں اک شور ہاؤ ہو ہوگا
ترے ہی ہاتھ میں وہ جامِ مشکبو ہوگا ۔۔۔ کہ جس کے پینے سے فرقِ ما و تو ہوگا
وہ وقت آئے گا کب؟ اے غلامِ شاہِ زمن ۔۔۔ جب جام کھنکیں گے خالی ہر اک سبو ہوگا
گریں گی ہوش کے خرمن پہ بجلیاں پیہم ۔۔۔ نقاب اٹھا کے ہمارے جو روبرو ہوگا
چٹک کے باغ میں کلیاں بکھیر دیں گی خوشبو ۔۔۔ گزرتا جو وہاں جب اے تند رو ہوگا
خدا ہی جانے یہ خوشبو کہاں سے آئی ۔۔۔ کھلا تمہارا ہی گیسوئے مشکبو ہوگا
تو رات دن سے نبرد آزما شیاطیں سے ۔۔۔ بربِّ کعبہ تو فاتح [illegible] ہوگا
خدا کی نصرت و تائید ہمعناں ہے ترے ۔۔۔ قدم قدم پہ تو منصور و سرخرو ہوگا
پیامِ امن دیا تو نے [illegible] دنیا کو ۔۔۔ عجب کہ [illegible] اب ہر ایک جستجو ہوگا
کبھی جو فلسفی تجھ سے کوئی سوال کرے ۔۔۔ ترے جواب سے ششدر وہ [illegible] ہوگا
شفق جو پھیلی سرِ شام ہے کنارِ فلک ۔۔۔ الٰہی! ان شہیدوں کا ہی لہو ہوگا
جہاں بھی لالہ و گل کھل گئے بیابانوں میں ۔۔۔ وہیں ضرور بہا کشتوں کا لہو ہوگا
ہزاروں دل ترے قبضے میں آ گئے پیہم ۔۔۔ وہ دلربا ترا اندازِ گفتگو ہوگا
یہ قافلہ ترا بڑھتا رہے گا سرعت سے ۔۔۔ خود ہی اٹھائے گا نقصان جو جنگجو ہوگا
اس راہِ صدق میں ایسا بھی وقت آئے گا ۔۔۔ عدوئے دیں کے خنجر تلے گلو ہوگا
پھرائیں گے سرِ بازار سر بریدہ کو ۔۔۔ اور نوکِ نیزہ پہ اٹکا ہوا گلو ہوگا
بدن ہے لرزے میں اس روز کے تصور سے ۔۔۔ حساب لینے کو جب تو تبھی روبرو ہوگا

لکھی ہے بات یہ عرشِ عظیم پر عاجزؔ
عدوئے دینِ محمدؐ سیاہ رُو ہوگا

سید ادریس احمد عاجزؔ کرمانی۔ ربوہ

بچوں کو دُعا کی اہمیت سکھائیں

تقریب آمین کے موقع پر تحائف دینے سے اجتناب کیا جائے

محمود ہال لندن میں منعقدہ ایک تقریب آمین میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

مورخہ یکم جولائی ۱۹۸۵ء بروز سوموار بعد نماز عصر محمود ہال ملحقہ مسجد فضل لندن میں عزیزہ انشال ارم (بعمر ساڑھے ۵ برس) بنت مکرم مبشر احمد صاحب شکیل آف ہنسلو کی تقریب آمین منعقد ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور انور نے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں سُن کر اجتماعی دُعا کروائی اور پھر انگریزی میں نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو قریباً نصف گھنٹہ جاری رہا۔ بعد ازاں حاضرین، جن میں سلسلہ کے علماء اور مبلغین کرام کے علاوہ غیر از جماعت یورپین دوستوں کی بھی ایک معقول تعداد شامل تھی کی خدمت میں پُرتکلف چائے پیش کی گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا اُردو ترجمہ افادۂ احباب کے لئے ہفت روزہ "النصر" لندن کے شکریہ کے ساتھ ادارہ بدر ذیل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور انور نے فرمایا۔
"اسلام ایک

نہایت سادہ مذہب

ہے۔ اس میں بہت کم مذہبی یا تمدنی رسومات پائی جاتی ہیں۔ ہماری تقریبات میں کسی قسم کی نمود و نمائش ناچ گانا یا شراب نوشی نہیں ہوتی جو کہ آج کی دُنیا کے لئے موجب لطف ہوتا ہے۔ ہماری تقریبات دُعاؤں سے بھرپور ہوتی ہیں۔ مثلاً عید کے روز جو کہ کرسمس کی طرح مسلمانوں کا ایک سالانہ تہوار ہے۔ ہماری دُعاؤں میں کمی کی بجائے زیادتی ہو جاتی ہے عام طور پر بھی اسلامی تعلیمات میں ہر روز چھ نمازیں ادا کی جاتی ہیں جن میں ایک نماز تہجد ہے کچھ مغربی سکالرز اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ مذہب ایک نہایت پسماندہ علاقے کا مذہب ہے اور وہ اسے عرب کی تہذیب قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ؐ چونکہ ایک نہایت غیر ترقی یافتہ علاقے میں پیدا ہوئے اس لئے آپ نے اسی علاقہ کی اقدار اور رسومات کو تعلیماتِ اسلام میں شامل کر لیا حالانکہ یہ حقیقت سے بہت بعید ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عرب کی تقریبات اور تہوار ناچ گانوں شراب نوشی لڑائیوں اور ایسی ہی دیگر بد رسوم پر مشتمل ہوتی تھیں جو کہ ایک انسانی ذہن لطف اندوز ہونے کے لئے سوچ سکتا ہے

اسلامی اور مغربی تہذیب

کے تہواروں میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ مغربی تہذیب کے تہواروں کے موقع پر عام طور پر جرائم کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اس کے برعکس اسلامی تہواروں میں مثلاً عیدین کے موقع پر جرائم کی تعداد عام دنوں کی نسبت کم ہو جاتی ہے۔ باوجود اس کے کہ آج کے مسلمان اسلامی اقدار سے بہت دُور ہو چکے ہیں۔

اسلام میں ہماری انفرادی زندگیوں میں بھی ان عیدین کے تہواروں کے علاوہ چند ایک روز ہی ایسے ہیں جو کہ منائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر "سالگرہ" کی رسم مغربی تہذیب کا ایک خاصہ بن چکا ہے اور اب اکثر مسلمان بھی اس سے متاثر ہیں اور اسے رسم کے طور پر مناتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ جو کہ تجدید دین کے لئے وجود میں آئی اور آنحضرت ؐ کے نقش قدم پر چلنے والی جماعت ہے، ایسی تمام رسوم کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ قلع قمع کرتی ہے جو کہ بعد میں اسلام میں داخل ہوئیں اور جب بھی آپ اس قسم کی غیر اسلامی رسومات میں ملوث ہوتے ہیں تو یہ بلاوجہ غیر ضروری مالی بوجھ اور پریشانیوں کا موجب بن جاتی ہیں اس لئے ہم سادگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں"۔

فرمایا۔ "آج کا روز بھی جسے ہم بہت اہمیت دیتے ہیں اس وجہ سے کہ ہمارے بچے نے قرآن کریم جو کہ خدا تعالیٰ کی الہامی کتاب ہے اور آنحضرت ؐ پر نازل ہوئی خدا کے فضل سے مکمل کر لی اور اس موقع پر کوئی تصنع کوئی بناوٹ اور بے معنی خوشی نہیں ہے بلکہ بچے سے قرآن کریم کا ایک حصہ سُن لیا اجتماعی دُعا کر لی اور چائے کے ساتھ کچھ مٹھائی وغیرہ کھا لی۔ اس تقریب کا

نہایت اہم اور ضروری حصہ

دُعا ہے نہ کہ تحفے تحائف دینا اور لینا اور یہی ہم اپنے بچے کو بھی سکھانا چاہتے ہیں۔ آج بھی یہاں جو مہمان آئے ہیں وہ بھی بغیر تحائف کے آئے ہیں یہ رسم ہم میں داخل ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اس لئے گزشتہ اسی قسم کے ایک موقع پر میں نے جماعت کو تحائف دینے پر اس وجہ سے پابندی لگا دی تھی کہ ہماری سوسائٹی پر غیر ضروری بوجھ نہ پڑنے شروع ہو جائیں کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی رسوم جو بظاہر نقصان دہ نہیں لگتیں اور لوگ کہتے ہیں کہ بچے کو ایک چھوٹا سا تحفہ دینے میں کونسی قباحت ہے لیکن آہستہ آہستہ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں اندھیروں کی طرف دھکیل دیتی ہیں اور یہی چیز پھر تصنع میں تبدیل ہو جاتی ہے اور خواہ کوئی اسے برداشت کر سکے یا نہ وہ اسے ضروری سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس رواج کو مزید فروغ دینے پر پابندی عائد کر دی اور مجھے یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی کہ اس چھوٹی سی معصوم بچی نے جسے گزشتہ موقع پر تحفے دیئے گئے ہنستے مسکراتے ہوئے واپس لوٹا دیئے۔

لہٰذا بجائے اس کے کہ ہم بچوں کو تحائف وغیرہ جیسی رسوم میں ملوث کر دیتے اُن کی توجہ دُعاؤں کی طرف مبذول کروا دی تاکہ وہ تحائف کی نسبت

دُعا کو زیادہ اہمیت دیں

اور اس کی اہمیت کو سمجھنے لگیں اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر وہ بے صبری سے تحفوں کی اُمیدیں ہی لگائے رہتے ہیں"۔

فرمایا:- "ہم اپنے بچوں کی توجہ دُعا کی طرف اس لئے مبذول کرواتے ہیں تاکہ انہیں یہ اہمیت واضح ہو کہ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہوں گے اور شاید ہی کوئی ایسا احمدی

"بُت پرستی اور شگون لینا یہ سب پلید اور شیطانی کام ہیں"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۸)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۲ بی رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳۰۰۰۷
فون:- ۲۷۰۴۴
گرام:- GLOBEXPORT

حضرت ام حسین کے بچوں سے اپنی دعاؤں کا بچپن میں چاہتے ہوں اور اگر بالغ بھی ہوں ہم بعض اوقات نا امید بھی ہو جاتے ہیں تو [illegible] بچے ہمیں یقین دلا دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کے نتیجہ میں ضرور فضل فرمائے گا۔ لہذا ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کو بچپن ہی سے کہ ذکر کی بات نہیں ہے بلکہ اپنے والدین کی فرمانبرداری ظاہر کرتے ہیں اور یہی چیز ایک حقیقت حال بن کر سامنے آجاتی ہے اور دعاؤں کے معجزات کی وجہ سے ان کے اندر ایک نئی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔"

فرمایا:۔ مجھے اپنا

ایک ایسا ہی واقعہ

یاد ہے جس نے بچپن سے آج تک میرے دل پر گہرے نقوش چھوڑ رکھے ہیں اور یہ میرے والد گرامی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ہی تحفہ ہے جن کے بے حد احسان مند ہوں اور دعا گو ہوں جو آپ نے مجھے دیا۔"

حضور نے واقعہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ "ایک دفعہ بچپن میں ہم اپنے والدین کے ساتھ پہاڑی مقام سے قادیان آ رہے تھے تو راستہ جیسا کہ معلوم ہے بہت کٹھن پہاڑی راستہ ہے۔ حضرت فضل عمرؓ نے اپنے بچوں سے کہا کہ جس بچے کی دعا کے نتیجے میں ہم خیر و عافیت سے گھر پہنچ جائیں گے اس بچے کو وہ گیلن تیل بطور تحفہ دیا جائے گا۔ پٹرول کے ختم ہونے کا خطرہ تھا [illegible] وقت ہوا جب کہ راستہ پر چکر تھے اور راستہ بھی نہایت خطرناک تھا۔ [illegible] حیثیت جماعت کے سربراہ اور خلیفۃ المسیح ہونے کی حیثیت سے آپ کی دعا زیادہ قابل قبول تھی لیکن آپ چونکہ ہمیں دعا کی اہمیت سکھانا چاہتے تھے اور یہ بتانا چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ

ج

رحمت و محبت کا سرچشمہ

ہے وہ کسی کی بھی دعا خواہ وہ کوئی بھی ہو اور خصوصاً بچوں کی دعا زیادہ قبول فرماتا ہے کیونکہ بچے معصوم عن الخطاء اور خدا تعالیٰ کے زیادہ مقرب ہوتے ہیں اگر وہ دعا قبول کرنا چاہتا ہے تو کچھ بعید نہیں کہ بچوں کی دعا بھی قبول فرمائے اور یہی وہ اعلیٰ سبق تھا جو ہم کو سکھانا مقصود تھا۔ سفر خدا کے فضل سے گزر گیا اور بظاہر یوں لگتا تھا کہ سارے بچے دعا کرنا بھول گئے تھے لیکن جیسے ہی ہم قادیان میں داخل ہوگئے تو میں خوشی سے چلا اٹھا اور کہنے لگا کہ یہ میری مسلسل دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ہم بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ لہذا اب مجھے وہ گیلن تیل کا تحفہ دے دیا جائے اور حقیقت میں میں بھی دعائیں کرتا رہا تھا چنانچہ مجھے میرا تحفہ دیا گیا اور اس روح افزا [illegible] واقعہ نے میری زندگی پر انمٹ نقوش ثبت کئے اور یہی عادت میں نے اپنے بچوں میں ڈالنا چاہی۔"

اس ضمن میں حضور نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ طوبیٰ کے بچپن کا ایک

دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ

بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ "ایک دفعہ میں اسے موٹر سائیکل پر آگے بٹھائے ہوئے اپنے فارم پر سے جہاں ایک چھوٹا سا SWIMMING POOL اور FISH POND بنا ہوا تھا واپس آ رہا تھا۔ بچی نے اس روز پیارا سا نیا جوتا پہن رکھا تھا [illegible] کی وجہ سے یہ جوتا راستہ میں کہیں گر گیا جس کا پتہ نہ چل سکا اور جب اسے علم ہوا تو کافی راستہ گزر چکا تھا اور ویسے بھی اندھیرا ہو رہا تھا۔ ہم نے واپس جا کر تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود چنانچہ جب ہم گھر واپس جا رہے تھے تو اچانک اس نے اونچی اور اپنی توتلی زبان میں یہ دعا پڑھی انا للہ راجعون (چھوٹی عمر کی وجہ سے وہ پوری دعا

انا للہ وانا الیہ راجعون

ادا نہ کر سکتی تھی) میں نے اپنے بچوں کو یہ دعا سکھا رکھی تھی کہ کسی چیز کے کھو جانے پر یہ دعا پڑھ لینی چاہیئے چنانچہ اسے یہ یاد آگیا اس نے اسے جس طرح بھی آتی تھی پڑھ دیا اور تھوڑی دیر [illegible] ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور اس کے ہاتھ میں وہی جوتی پکڑی ہوئی تھی

مجھے یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا اور میں نے اسے پوچھا کہ [illegible] تو یہ جوتی کس طرح مل گئی۔ اس نے بتایا کہ تھوڑی دیر پہلے جب وہ حضور کے پاس سے گزر رہا تھا تو راستہ پر جوتی ملی [illegible] واپس لے آیا اور اتفاق سے یہ واقعہ حقیقتاً اسی وقت پیش آیا جب بچی کے منہ سے دعا کے الفاظ نکلے۔"

فرمایا:۔ "ایسے ہی متعدد واقعات ہر احمدی گھر میں پیش آتے ہیں اس میں صرف میری اپنی بچی کا ہی کمال نہیں ہے بلکہ اپنے بچوں کو تعلیم دینے اور دعاؤں کی برکات سکھانے کے نتیجہ میں ہی ایسا ہوتا ہے اور یہ ورثہ صرف مسلمانوں کا ہی نہیں ہے بلکہ

تمام انسانوں کیلئے ایک پیغام

ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ سب کے ذہنوں میں یہ راسخ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے بچوں کے دل میں خدا اور اس کی حقیقی محبت ڈالیں اور پھر دیکھیں کہ وہ بچے کس طرح محبت الٰہی کا مظہر ہو جاتے ہیں۔ بچے کا کوئی مذہب نہیں ہوتا وہ تو بالکل معصوم ہوتا ہے بچہ خواہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہو یا عیسائی کے گھر میں یا کسی اور کے خدا تعالیٰ کا وجود ان سب کے لئے ایک جیسا ہوتا ہے۔ یہی ایک طریق ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کر سکتے ہیں لیکن کس قدر افسوس ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسل کو اپنے ہاتھوں سے تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ مذہب سے لگاؤ کم ہوتا جا رہا ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل بگڑتی اور خدا سے دور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اب یہی ایک طریق رہ گیا ہے جو میں آپ سب کے سامنے رکھ رہا ہوں [illegible] سے آپ اپنے بچوں کو خالق حقیقی کی طرف واپس لا سکتے ہیں اور بچہ اس پر عمل کریں اور اس پر چھوڑ دیں کہ وہ انہیں صراط مستقیم پر چلائے۔

میرے نزدیک

یہی ایک طریق ہے

دنیا کا امن [illegible] برباد ہو سکتے ہیں۔ [illegible] تمام [illegible] کے بچے [illegible] سے پیار کرنے والے بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ نے کبھی بھی انہیں ضائع نہیں کرنا۔ [illegible] اس کے علاوہ تمام حربے جو کہ انسان کو تباہ و برباد کر سکتے ہیں اس ایک کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ آج اگر تمام دنیا اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو تمام جھوٹے قصے اور اسلحہ کے استعمال سے پیش آمدہ تباہی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے

پس اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ سے پیار کرنا سکھائیں اور پھر دیکھیں کہ وہ کبھی ضائع نہیں کرے گا اور یہی وقت کا اہم تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ آپ کے شامل حال ہو۔ آمین۔"

(منقول از ہفت روزہ النصر لندن ۵ جولائی ۱۹۸۵ء)

ٹیلیگرافک ایڈریس

تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کا ٹیلیگرافک ایڈریس DARUL AMAAN-QADIAN رجسٹر کروا دیا گیا ہے۔ لہذا آئندہ ٹیلیگرام دیتے وقت اسی مختصر ایڈریس کا استعمال کریں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
SK. GULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR PO BHADRAK Dist- BALASORE (ORISSA) PHONE No -122
پبلسٹی ۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ ؍ وفا (جولائی) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مالی قربانی سے متعلق یہ بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— ایڈیٹر

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(سورۃ الصف آیت: ۱۱، ۱۲)

اور پھر فرمایا :-

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے چند اور باتوں کے علاوہ بعض ایسے بدنصیبوں کا بھی ذکر کیا تھا جو قرآن کریم کے بیان کے مطابق

تکذیب کو اپنا ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں

یعنی جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آنے کا دعویٰ کرنے، یہ اعلان کرے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری بھلائی کے لئے تمہاری بہبود کے لئے بھیجا ہے تو اس موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، یعنی بظاہر فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں یہ عجیب ترکیب سوجھتی ہے کہ اس دعوے کو اپنے رزق کے حصول کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اور پھر جتنا زیادہ اس کی مخالفت میں آگے بڑھیں، جتنا زیادہ اُسے گالیاں دیں، جتنے جھوٹے الزام اس پر لگائیں، جتنا افترا اُس کے خلاف کریں اتنا ہی لوگ پھر ان لوگوں کو پیسے دیتے ہیں۔ اور قوم کا بگڑا ہوا مزاج ایک نہایت ہی خطرناک صورت پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کے مذہبی رہنما اُس بگڑے ہوئے مزاج سے اور بھی زیادہ ظالمانہ سلوک کرتے ہیں جب اُسے مزید انگیخت دیتے ہیں مزید اُبھارتے ہیں اور اُکساتے اُکساتے اس قدر مشتعل کر دیتے ہیں کہ ان کی لذتیں بھی تکذیب پر منحصر ہو کے رہ جاتی ہیں اور غلط لذتوں کی عادت پڑ جاتی ہے ان کو۔ دین کے نام پر خدا تعالیٰ کی حمد سننے کا مزا نہیں آتا، دین کے نام پر عبادتوں کی طرف ان کو بلایا جائے تو انہیں کوئی لطف محسوس نہیں ہوتا، ہاں دین کے نام پر اگر گندی گالیاں، فحش کلامی سے کام لیا جائے تو وہ بہت لطف محسوس کرتے ہیں ایکسائٹ (EXCITE) ہو جاتے ہیں اور دین کے نام پر اگر انہیں کسی کے قتل و غارت پر ابھارا جائے، فساد پر اُبھارا جائے، آگ لگانے کی تعلیم دی جائے تو آمنا و صدقنا کہہ کر وہ اُن آوازوں پر لبیک کہتے ہیں اور اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ تو رشوت کے طور پر گویا کہ ان کو بھی اس گندے رزق میں شامل کر لیا جاتا ہے۔

علماء تو تکذیب کے ذریعہ روپیہ کماتے ہیں جو خالصتاً تکذیب کی وجہ سے ان کو چندے کے طور پر دیا جاتا ہے اور عوام کو کہتے ہیں کہ تم اموال لوٹو لوگوں کے یہ سب تمہارے لئے جائز ہے آگیں لگاؤ بھی کبھی دکانوں کو، گھر لوٹ لو اور باقی کو غارت کر دو اور اس طرح قرآن کریم کا یہ بیان کہ کیا تم نے تکذیب کو اپنے رزق کا ذریعہ بنا لیا ہے؟ ان کے علماء پر بھی صادق آتا ہے اور ان کے عوام پر بھی بالآخر صادق آجاتا ہے

اس کے برعکس

ایک بالکل مختلف نقشہ

بھی قرآن کریم کھینچتا ہے کچھ ایسے لوگوں کا جن کی خدمت دین تکذیب کی بنا پر نہیں بلکہ تصدیق کی بناء پر ہوتی ہے۔ وہ اپنی قوت ایمان سے پاتے ہیں کفر سے نہیں پاتے تکفیر بازی کے نتیجے میں وہ خدمتوں پر اکسائے نہیں جاتے بلکہ تصدیق کے نتیجے میں خدمتوں پر اُکسائے جاتے ہیں۔ اور ان دونوں محرکات کے نتائج بالکل مختلف ہیں۔ اتنے مختلف کہ گویا زمین اور آسمان کا فرق ہے گویا بُعد المشرقین ہے۔ اوّل محرک کے نتیجے میں اموال حاصل کرنے کی تحریص ہوتی ہے اور دوسرے محرک کے نتیجے میں اموال لُٹانے کی تحریک ہوتی ہے۔ بجائے اس کے کہ تکذیب کر کے اموال حاصل کرنے کی حرص بڑھے تصدیق کرنے والوں کا بالکل الٹ نقشہ ہوتا ہے وہ تصدیق کے نتیجے میں جو ان کے پاس ہوتا ہے وہ بھی راہ خدا میں لٹانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

تکذیب کے نتیجہ میں دوسروں کو دُکھ دینے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور تصدیق کے نتیجے میں خود دُکھ اُٹھانے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ تکذیب کے نتیجے میں انسان کی آنکھوں سے آگ کے شعلے برستے ہیں، مُنہ پر جھاگ آتی ہے اور جو اموال مانگ رہے ہوتے ہیں وہ بھی آگ کے شعلے برسا کے مانگ رہے ہوتے ہیں۔ اور جو اموال پیش کرتے ہیں وہ بھی ایک کھولتے ہوئے دل کے ساتھ جس میں بغض کی آگ کھول رہی ہوتی ہے، جسے اشتعال انگیز تقریریں اور بھی بھڑکا دیتی ہیں۔ وہ اموال پیش کرتے ہیں۔ اور تصدیق کے نتیجے میں اموال مانگنے والے بھی

خدا کی راہ میں آنسو بہانے والی آنکھوں کے ساتھ

اموال مانگتے ہیں اور اموال پیش کرنے والے بھی خدا کی راہ میں آنسو بہانے والی آنکھوں کے ساتھ خدا کے حضور مال پیش کرتے ہیں۔ تکذیب کے نتیجے میں جو اموال پیش کئے جاتے ہیں۔ اُن میں دکھاوا اُن میں نمائش اُن میں اعلان اور اس قسم کا ایک ناپسندیدہ رنگ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے جس کا روحانیت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس جو خدا کی راہ میں اموال پیش کرتے ہیں بسا اوقات وہ اُن کو چھپاتے بھی ہیں کسی کی نظر پڑے تو اس سے شرما جاتے ہیں۔ پیش کرتے اور تکبر پیدا نہیں ہوتا۔ پیش کرتے ہیں تو انکساری پیدا ہوتی ہے۔ جب ان کے اموال قبول کئے جائیں تو صدمہ محسوس نہیں کرتے۔ جب ان کی قربانیاں رد کر دی جائیں تو انتہائی دُکھ محسوس کرتے ہیں۔ غرضیکہ دونوں محرکات چونکہ ایک دوسرے سے بنیادی طور پر مختلف ہیں اس لئے ان کے نتائج بھی بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور قرآن کریم ان دونوں امور پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالتا ہے جب میں نے تفصیل سے نظر ڈالنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ اتنا وسیع مضمون پھیلا پڑا ہے سارے قرآن کریم میں کہ بہت لمبا وقت درکار ہے اُس حسین دنیا کی سیر کرانے کے لئے جو

تصدیق والوں کے مناظر

قرآن کریم نے کھینچے ہیں۔ اور جو اُن کی دنیا پیش کی ہے۔ ایسا عجیب عالم ہے کہ اسے دیکھ کر روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور وہ کریہہ مناظر جو تکذیب کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں وہ ایسے خوفناک اور ہولناک ہیں کہ گویا جہنم انسان کی آنکھوں کے سامنے لا کھڑی کی گئی ہے۔

بہرحال آج میں اس کے مثبت پہلو سے متعلق صرف ایک دو باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ موقعہ ایسا موقعہ ہے کہ ہمارا مالی سال اختتام پذیر ہوا ہے اور نیا مالی سال شروع ہو گیا ہے۔ اور آج کا خطبہ اس لحاظ سے تو تاخیر سے دیا جا رہا ہے۔ مضمون اس خطبے کا پہلے خطبے میں بیان ہونا چاہیئے تھا خطبے کے لحاظ سے تاخیر کے ساتھ بیان کیا جا رہا

ہے۔ عموماً تو مالی سال کے آغاز میں جو پہلا خطبہ ہوا کرتا ہے پہلا جمعہ، اس خطبہ میں ان امور کا بیان ہوتا ہے لیکن مرکز سے چونکہ رپورٹیں ذرا تاخیر سے ملیں اس لئے مجبوراً کچھ تاخیر سے مجھے ان معاملات میں جماعت کو صورت حالات سے آگاہ کرنا پڑ رہا ہے۔

قرآن کریم ان راہِ خدا میں محض اللہ کی خاطر خرچ کرنے والوں کا جو نقشہ کھینچتا ہے ان میں ایک موقع پر بیان فرماتا ہے

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

(سورۃ آل عمران آیت ۱۳۵)

کہ یہ عجیب لوگ ہیں میرے بندے جو ایمان لانے کے نتیجے میں خدا کی راہ میں اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ تنگی، ترشی، آسائش یا سختی کے دنوں کا ان کے انفاق پر کوئی فرق نہیں پڑتا، کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جب خدا انہیں زیادہ دیتا ہے تو وہ بھی دل کھول کر زیادہ دیتے ہیں لیکن جب تنگی کے دن آتے ہیں تو پھر بھی وہ کمی نہیں آنے دیتے۔ جو سختی آتی ہے اپنے اوپر لے لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ سختی ہماری بداعمالیوں کے نتیجے میں، ہماری کمزوریوں کے نتیجے میں ہے اس لئے

خدا کی راہ میں دیئے جانے والے اموال

پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے چنانچہ جب آسائش کے دن آتے ہیں تو وہ اپنے چندے خدا کی راہ میں اپنے انفاق کا معیار بڑھا دیتے ہیں۔ اور جب تنگی کے دن آتے ہیں تو شرماتے ہیں اس بات سے کہ ان بڑھے ہوئے بلند وعدوں کو چھوٹا کر دیں اس لئے کہ ان کے حالات تنگی کے آگئے ہیں۔

یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے امر واقعہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں بھی یہی نقشہ تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور آج ان کے غلاموں کے زمانے میں بھی بالکل یہی نقشہ ہے بکثرت مجھے علم ہے ایسے لوگوں کا جن کے اوپر اچھے حالات آئے اور انہوں نے اپنے چندے بڑھائے اور پھر آزمائش میں ڈالے گئے اور ان پر تنگی کے دن آگئے۔ لیکن چونکہ وہ ایک دفعہ معیار بڑھا چکے تھے مسلسل وہ بڑے درد ناک عریضے دعاؤں کے لئے لکھتے رہے کہ شاید یہ کرب ہے طبیعت میں کہ کہیں چندے پر برا اثر پڑ جائے اس لئے دعا کریں چاہے جیسی بھی سختی ہو، تنگی ہو، ہم ایک دفعہ جو بڑھ کے خدا کی راہ میں اموال پیش کر چکے ہیں، اس معیار میں کمی نہ آ جائے اور یہ دعائیں جو ہیں، یہ انفرادی سطح پر نہیں،

ایک قومی کردار کے طور پر

ظاہر ہوتے ہیں یہ ارادے، یہ نیک تمنائیں ایک قومی کردار کے طور پر ہمارے دستور کا جزو بن چکی ہیں۔

چنانچہ جب ہم مجموعی طور پر جماعت احمدیہ کے چندوں کے اعداد و شمار پر نظر ڈالتے ہیں، تو سو فیصدی قطعیت کے ساتھ اعداد و شمار سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ بہت ہی پیار اور محبت سے قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جن عشاق کا ذکر فرمایا ہے وہ حسین نقوش ہماری صورت میں بھی نظر آتے ہیں۔ اور آج جماعت احمدیہ پر اللہ کا یہ بڑا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہم آخرین ہو کر بھی بہت سے اچھے پہلوؤں میں اولین سے جا ملے ہیں۔

چنانچہ جو رپورٹیں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سال جو گزشتہ سال ختم ہوا ہے یعنی ۸۵-۱۹۸۴ء اس سال کے متعلق بہت ہی فکر مند تھے ہمارے ناظر صاحب بیت المال اور مجھے ہمیشہ سے ان کا دستور یہی ہے کہ خطرات وقت کو دو چند مہینے پہلے سے گھبراہٹ کے خطوط لکھنے شروع کر دیتے ہیں اور مجھے بھی پچھلے دو تین سال سے یہی طرز ہی لکھتے رہے ہیں۔ لیکن اس دفعہ ان کے تفکرات میں کوئی خاص بے چینی پائی جاتی تھی۔ اور اسی کا اظہار انہوں نے کیا بڑا کھل کے کہ دراصل ایک تو

جماعت کے اوپر بہت آزمائش کے دن ہیں

کثرت سے لوگوں کا قید ہونا، مقدمات پر خرچ، نوکریوں سے محرومی، تجارتوں پر برا اثرات اور اتنے وسیع پیمانے پر یہ مظالم ہو رہے ہیں کہ وہ لکھتے ہیں کہ مجھے حقیقتاً ڈر تھا جب میں آپ کو لکھتا تھا تو کوئی فرضی بات نہیں تھی یا محض دعا کی تحریک کی خاطر مبالغہ آمیزی سے کام نہیں لیتا تھا بلکہ واقعۃً مجھے نظر آ رہا تھا کہ اس دفعہ شاید ہمارا بجٹ پورا نہ ہو سکے۔ اور دوسرے ملکی اقتصادی حالات، وہ ایسے خطرناک رُخ پر پڑے ہیں ہر اگلے دن پہلے دن سے بدتر حال ہو رہا ہے۔ پانی کی کمی، بجلی کی کمی، بد دیانتی کا بڑھ جانا، ایسے ممالک جن میں پاکستانی مزدور کام کرتا تھا ان کے حالات کی تبدیلی کے نتیجہ میں ان کا ملازمتوں سے فارغ ہو کر اپنے وطن کو واپس آنا کثرت کے ساتھ، فصلوں کی حالت کچھ تو پانی کی کمی کی وجہ سے متاثر ہوئی کچھ دیگر ایسے موسمی حالات پیدا ہوئے کہ بہت ہی غیر معمولی کمی واقعہ ہوئی گندم میں بھی اور دوسرے فصلوں میں بھی۔ چنانچہ انہوں نے اعداد و شمار لکھے کہ حکومت اتنے وسیع پیمانے پر اس سال گندم کی امپورٹ کر رہی ہے درآمد کر رہی ہے اس سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ احمدی زمیندار بھی متاثر ہوئے ہوں گے لازماً۔ میں بھی سمجھ رہا تھا کہ وہ کیوں بے چین ہیں ان کو میں نے لکھا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں

مجھے اطمینان ہے خدا کے فضل سے

یہ دن ایسے ہیں، ایسی کیفیت ہے جماعت کی ہو نہیں سکتا کہ جماعت احمدیہ اپنے قربانی کے معیار کو کم کر دے۔ آپ کو خطرہ یہ ہے کہ گزشتہ سال سے آمد گر جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ بڑھ جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہو ہی نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے کرشمے دکھانا چاہتا ہے۔ یہی جماعت تو ہے جو زندہ معجزہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا، جو کچھ ان کے سروں پر گزر جائے یہ کمی نہیں آنے دیں گے چنانچہ یہ تحریک نہیں میں نے کی جماعت کو۔ ورنہ کوئی کہہ سکتا تھا کہ میرے ایسے جذباتی الفاظ کے نتیجہ میں جماعت میں جوش پیدا ہو گیا اور کپڑے بیچ دئے اور گھر کی چیزیں بیچ ڈالیں یہ حرف میرے اور ان کے درمیان خط و کتابت تھی۔ کل ان کا خط آیا ہے بے انتہا اللہ تعالیٰ کے شکر سے لبریز لکھتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ گزشتہ سال کی آمد سے امسال خدا کے فضل سے اب تک

اٹھارہ لاکھ روپے زائد

وصول ہو چکے ہیں اور ابھی وصولیاں جاری ہیں۔

تو یہ ہے وہ جماعت جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور قرآن کریم کے اذکار ایک غیر معمولی مقام رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں کا ذکر فرماتا ہے تو لازماً وہ باتیں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اور قرآن کریم بار بار یہ امر بھی بیان فرماتا ہے کہ جو ہماری خاطر مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں، جو ہم پر توکل کرتے ہیں ہم ان کے اموال میں کمی نہیں آنے دیتے۔ ہم انہیں بڑھاتے ہیں اور انہیں لاوارث نہیں چھوڑا کرتے۔

پس جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانیوں میں بھی قرآن کریم کی کھینچی ہوئی تصویر کے مطابق اپنے نقوش پا رہی ہے، اس آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارشیں پہلوں پر برسا کرتی تھیں وہ ہم پر بھی برس رہی ہے تو کسی جماعت کی مخالفت کے نتیجہ میں کیسے کوئی اسے نقصان پہنچا سکتا ہے، کوئی صورت نہیں ہے دشمن کے لئے سوائے اس کے کہ اپنے غیظ و غضب میں جلتا رہے، اور تکلیف میں مبتلا ہوتا چلا جائے، آگ بھڑکتی چلی جائے حسرت کی۔ اس کے سوا اس کے نصیب میں کچھ نہیں ہے

جماعت احمدیہ کی ہلاکت دیکھنے والی آنکھیں ناکام

ناکامی کی آگ

میں جلتی رہیں گی ختم ہو جائیں گی اور ان کے دلوں میں حسرت کی آگ اور زیادہ

بھٹکتی رہے گی۔ لیکن یہ تسکین ان کو کبھی نصیب نہیں ہو سکتی کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے جماعت احمدیہ کو ذلیل اور نامراد اور ناکام ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ اس کے برعکس آپ بھی اور آپ کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ ہر قسم کے حالات میں نہایت سے نہایت خطرناک حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر پہلے سے زیادہ برستا دیکھیں گے۔ اور اپنے دین کے معیار کو ہمیشہ بلند تر ہوتا ہوا دیکھیں گے یہ وعدے ہیں قرآن کریم کے جو کبھی ٹل نہیں سکتے ناممکن ہے کہ کوئی انہیں غلط کر کے دکھا دے۔

تحریک جدید میں بھی یہی حال ہوا

جو ہمارے وکیل المال اوّل ہیں ان کو اتنی عادت نہیں ہے کہ گھبراہٹ کے خط لکھیں لیکن اس سال وہ بھی گھبرا گئے اور پچیس فیصدی اضافہ انہوں نے تجویز کیا تھا جو معمولی اضافہ نہیں ہے گزشتہ کل آمد کے مقابل پر پچیس فیصد اضافہ کے ساتھ بجٹ رکھ دیا تھا اور سخت گھبراہٹ تھی کہ اضافہ اتنا بڑا اور اس کے مقابل پر حالات ایسے خطرناک تو کیا کریں گے؟ تو انہوں نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کے مقابل پر

دس لاکھ وصولی زائد

ہو چکی ہے اب تک۔ اور پچیس فیصد جو اضافہ تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ اور ابھی اللہ کے فضل سے چندہ بھجوانے والے بھجوا رہے ہیں اور پاکستان کے سب اطلاع سے ابھی اطلاعیں نہیں پہنچیں اور یہ جو اللہ کے فضلوں کی بارش ہے کسی ایک جگہ نہیں ہے۔ تمام دنیا میں یہی حالت ہے ایک بھی ملک ایسا نہیں جس کے چندوں میں کمی آئی ہو یا جس کے حالات خطرناک ہونے کے نتیجہ میں چندوں پر بد اثر پڑا ہو۔

نائیجیریا کے حالات آپ جانتے ہیں، سیرالیون کے حالات آپ جانتے ہیں، غانا کے حالات آپ جانتے ہیں۔ افریقہ کے اکثر ممالک میں قحط سالیاں اور خطرناک قسم کے مالی بحران اور کئی اور قسم کی آزمائشیں ایسی آپڑی کہ نہایت ہی دردناک فاقہ کشی کے مناظر وہاں دیکھنے میں آئے ہمارے مربی لکھتے تھے ایک موقعہ پر انہوں نے لکھا مجھے کہ بعض دفعہ تو ایسے

دردناک مناظر

دیکھنے میں آتے ہیں کہ باہر دروازہ کھٹکا معمولی سا اور اس میں بھی کوئی خاص جان نہیں تھی تو یوں ہی چلا گیا اٹھ کر ہمارا مبلغ کہ شاید کوئی عدم دلچسپی سے کر رہا ہے مگر خیر دیکھیں کون ہے؟ تو دروازہ کھول کے دیکھا تو ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے اور فاقوں سے پنجر بنا ہوا تھا۔ اسے اتنی بھی طاقت نہیں تھی کہ زور سے روٹی کی خاطر دروازہ ہی کھٹکا دیتا اٹھا کر بے چارے کو اٹھا کے اندر لائے اور خدمت خاطر تھی جو بھی اس کے پاس تھا پیش کیا ہوش آئی اور کچھ دن کھلا پلا کے پھر اس کو فارغ کیا یہ حالات ہیں افریقہ کے اکثر ممالک میں فاقہ کشی اور نہایت ہی دردناک حالات میں افریقہ کے اور وہاں کے سب مبلغین نے یہ اطلاع دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد میں آنسو بہاتے ہوئے اطلاع دی کہ جب ہم نے چندوں کی تحریک کی تو ہر سال پر پہلے سالوں طور پر خدا کے فضل سے زیادہ چندہ وصول ہوا ہے ہم حیران ہو کر گھروں میں واپس لوٹا کرتے تھے کہ یہ ہو کیا رہا ہے وہاں!

وہ ممالک جو غیروں سے امداد لیکر زندہ رہے ہیں جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ اپنی تنگی اپنے دکھ، اپنی تکلیفوں کو بھول کر وہ خدا کی راہ میں آگے ہی قدم بڑھا رہے ہیں قربانی میں پیچھے نہیں ہٹ رہے اور پھر اللہ اپنے

فضلوں کی بارش

برسا رہا ہے ان پر، ان میں غیر معمولی ترقی ہو رہی ہے ان کے مسائل خدا تعالیٰ حیرت انگیز طور پر حل کرتا ہے ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے، حیرت انگیز اپنے قرب کے معجزے ان کو دکھا رہا ہے، اور افریقن جنگلوں میں بسنے والے احمدی ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات اللہ تعالیٰ کے نشانات کے لکھتے ہیں کہ دل حمد سے بھر کے چھلکنے لگتا ہے خدا کی راہ میں یہ کیوں ہوا ہے ایسے؟ سوچنے کی بات قرآن کریم تو وہی قرآن کریم ہے جو سب مسلمانوں میں خواہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں قدر مشترک ہے اور ہماری مالی قربانیوں کی تمام تر بنیاد قرآن کریم میں ہے تو اسی قرآن سے تعلق جوڑ کر ایک طرف تو یہ نظارے نظر آ رہے ہوں۔ اور اسی قرآن سے تعلق کا دعویٰ کر کے دوسری طرف وہ نظارے نظر آ رہے ہوں کہ

أَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ کیا تم نے یہ رزق کا ذریعہ بنا لیا ہے کہ تکذیب کرو گے تو روٹی ملے گی۔ اس لئے تکذیب کرتے چلے جاؤ، گالیاں دیتے چلے جاؤ، لوگوں کو بھی بھڑکاؤ تکذیب کرکے اور گھروں کو آگیں لگا کر اور اموال لوٹ کر اپنے رزق کو بڑھا لو گے۔

یہ دو مختلف نقشے ہیں

فرق صرف یہ ہے کہ ہم نے اس زمانے میں پیدا ہونے والے اس امام کو قبول کر لیا جس نے یہ اعلان کیا تھا کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے اور اس لئے بھیجا ہے کہ قرآن کریم کو دوبارہ ایک زندہ کتاب کے طور پر تمہارے سامنے پیش کروں اس لئے بھیجا ہے کہ اس کی تعلیم کو جو بھلا دیا گیا ہے دلوں سے اس کو دوبارہ راسخ کروں۔ اس کے حسن کو تم پر ظاہر کروں۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو آداب سکھا گئے تھے اپنی قوم کو، جو اسلوب بتا گئے تھے کہ اس طرح خدا کے عاشق خدا کی راہ میں زندہ رہا کرتے ہیں۔ وہ اسلوب میں تمہیں دوبارہ سکھاؤں، وہ آداب میں تمہیں دوبارہ سکھاؤں

یہ دعویٰ تھا خلاصتاً

اور اس دعوے کو آپ نے کمال خلوص وفا کے ساتھ زندگی کے آخری سانس تک بلکہ زندگی کے ہر سانس میں نبھایا ہے حق ادا کر دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیغام رسانی کا ایک لمحہ بھی آپ اس سے غافل نہیں رہے، اپنے سارے وجود کو اس راہ میں صرف کیا اپنی جان ڈال دی اپنی تحریروں میں، اپنے کلام میں۔ اور اتنا نمایاں فرق ہو گیا آپ کے قول اور آپ کی تحریروں میں کہ جب غیر کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے تو یوں لگتا ہے کہ ایک زندہ وجود ہے اور ایک مردہ وجود کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اتنی نمایاں زندگی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں کہ وہ ہو ہی نہیں سکتی زندگی جب تک زندگی کے سرچشمے سے اس کا تعلق نہ ہو۔

پس حقیقت میں قرآن کریم سے سچا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کیا۔ ورنہ آپ کے کلام میں یہ زندگی نظر نہیں آ سکتی تھی۔ اور یہ کلام زندگی بخش ہو نہیں سکتا تھا۔ اگر اس کا

کلام الٰہی سے سچا تعلق

نہ ہوتا تو ہم بھی کلام الٰہی سے سیراب ہوئے ہیں مگر ایک ایسے شخص کے ذریعہ جیسے خدا نے اصل کتاب کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کر دیا ایک ایسے شخص کے ذریعہ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے خود یہ گواہی دی کہ میری ذات سے اس کا براہ راست پیوند ہے اور میرے کلام سے اس کا براہ راست پیوند ہے اور میرے رسول سے اس کا براہ راست پیوند ہے۔

پس ہمیں جو خدا تعالیٰ نے نئے اسلوب دیئے، نئے آداب سکھائے دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قربانیوں کے ان اندازوں کو زندہ کرنے کی توفیق بخشی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کے انداز تھے۔ تو یہ محض اس وجہ سے ہے کہ ہم ایمان لے آئے وقت کی آواز پر اور کوئی فرق نہیں۔ اسی مٹی سے ہم بنے ہوئے ہیں انہیں لوگوں سے ہمارا تعلق ہے، اسی قسم کے گندے معاشروں میں ہم سانس لے رہے ہیں، اسی قسم کی مادہ پرستی کی فضاؤں میں ہم نے جنم لیا ہے، اسی قسم کی

اموال نے دنیا بھر کی ساری قوم کی طرح ہم بھی شریک ہیں۔ اور اس کے باوجود ایک نمایاں [illegible] ایک نئی قوم کے طور پر ہم منصۂ شہود پہ اُبھر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی برکت ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ اور آپ کے الفاظ قدسیہ میں جنہوں نے ہمیں نئی زندگی بخشی

یہ آپؑ ہی کی مسیحائی ہے

جس نے مردہ تنوں میں جان ڈال دی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارتوں کو پڑھیں اور مجھے افسوس ہے کہ اکثر پوری طرح اُن کی طرف توجہ نہیں دے رہے تب وہ محسوس کریں گے کہ کیا فرق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام اور ایک عام کلام میں؟ اپنی جماعت کو مالی قربانی کے لئے کس طرح آپ نے تیار کیا؟ اُن عبارتوں میں سے میں چند نمونتاً آپ کو یاددہانی کے طور پر سناتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں:—

”دنیا جائے گزشتنی و گزاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گزار چکا ہوں اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اُس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اُس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں۔“

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں ایسے ایسے مخلصین کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ دُعائیں دیتے ہوئے

جنہوں نے دو پیسے پیش کئے تھے

آج کل دو پیسے کی حیثیت کیا ہے؟ اُس زمانے میں بھی دو پیسے کی کیا حیثیت تھی؟ لیکن اُن دعاؤں نے اُن دو پیسوں کو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ بنا دیا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فرماتے ہیں کہ ایک پیسہ جو آج خرچ کرتا ہے اگر سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرے بعد میں تو وہ اس کی قیمت نہیں ہوگی یہ ایک سے زیادہ پہلوؤں میں سچی بات ہے۔ اور بھی اس کے بہت سے پہلو ہیں۔ مگر یہ پہلو کہ امام وقت کے علم میں آرہا ہو ایک خرچ اور محبت اور پیار کے ساتھ وہ اُسے بے ساختہ دُعائیں دے رہا ہو۔ یہ تو پیسے کی کیفیت بدل دیتا ہے۔ اسی میں تو روپے کی اپنی مالیت کی حیثیت ہی کوئی باقی نہیں رہتی۔ خزانہ سارے کا سارا دعاؤں کا خزانہ بن جاتا ہے اور اس ضمن میں

ایک عجیب نکتہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ امام وقت کے سامنے اپنی مالی قربانی کو پیش کرنا یہ ریاکاری نہیں۔ دنیا کو دکھانے کے لئے کوشش کرنا کہ یہ اچھے اور سب کی نظر میں آئے یہ ریاکاری ہے۔ لیکن امام کے سامنے پیش کرنا حصول دعا کا ایک ذریعہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے پیار سے اس بات کو ظاہر فرمایا ہے۔ فرمایا

”یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں۔“

اب یہ دوسرا پہلو بھی دیکھ لیجئے ایک پیسے چھوڑ کے ایک دمڑی بھی اُسی وقت میں خرچ کی جائے جو وقت بیان فرمایا جارہا ہے تو آئندہ آنے والے

انفاق فی سبیل اللہ کے پہاڑوں سے بھی بڑھ کر

وہ خرچ بن جاتا ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے قلم سے لکھ رہے ہیں اپنی بے انتہا انکساری کے باوجود اس لئے کہ اس بات میں بڑی عظمت تھی اسے چھپا نہیں سکتے تھے۔ ایسا مبارک وقت ہے کہ

”تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔“

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ عجیب دن تھے اُن صحابہؓ نے جو دن دیکھے واقعی اس وقت کا ایک پیسہ خرچ کیا ہوا پیسوں کے اعداد و شمار میں تو اس کا ذکر ہی نہیں آنا چاہیئے وہ تو چیز ہی کچھ اور تھی

”خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔“

عجیب شان کا یہ کلام ہے

ذرا غور تو کریں، کہاں یہ دلنوازیاں اور دلداریاں کہ راہ مولیٰ میں ایک حقیر پیسے کو اتنی عظمت دے دینا اور ایسا محبت اور پیار سے اُس کا ذکر کرنا کہ گویا زمین کو آسمان بنا دیا جائے رائی کے پہاڑ تو آپ نے بنتے دیکھے تھے ان میں بھی اتنا نمایاں فرق نہیں جتنا ایک پیسے کو سونے کا پہاڑوں میں تبدیل کر دینے میں فرق ہے اور جب خدا کا مسیح کہتا ہے تو مبالغہ آمیزی نہیں ہے۔ واقعتاً حقیقت میں اتنا ہی گویا ان لوگوں نے سمایا جتنا آپ نے ذکر فرمایا۔ کہاں غریبوں کی یہ دلداریاں اور دلنوازیاں اور کہاں پھر اُن کے لئے جن کے دل میں عجب پیدا ہو جاتا ہے قربانی سے ان کے لئے یہ تنبیہ؟ ان کے سارے بڑائی کے خیال کو ملیا میٹ کر کے خاک کر کے رکھ دیا۔

”یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔“

پھر فرماتے ہیں جماعت کے متعلق جو آپ کی نیک تمنائیں ہیں اس کا ذرا اندازہ کریں۔ فرماتے ہیں:—

”مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا۔ اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا۔“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے ایک ایک جز پہ آپ غور کریں اور غوطہ لگا کے دیکھیں کیسی اس میں گہرائی ہے اور کیسے موتی چھپے ہوئے ہیں حکمت کے۔ یہ عام کلام نہیں ہے کہ سطحی طور پر آپ وہاں سے گزر جائیں جس طرح سڑک پر سے گزر جاتے ہیں یہ تو

قدم قدم پر نیا حسن

آپ کو دکھائی دے گا معرفت کے گوہر چھپے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہ وہ فقرہ ہے جس کی طرف میں نے آپ کو توجہ دلائی تھی۔ بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام

کیا ہوتا
مسیح موعود کی نظر کے سامنے ہم نے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا یہ حسرت کہ حسرت
یکر لوگ آئندہ کرتے رہیں گے لیکن بے بس ہوں گے کچھ نہیں ہو سکتا، امام
کی نظر میں اگر کام کرنا آتا ہوگا۔ کے درجے کو بڑھا دیتے ہے۔ یہ ریاکاری
نہیں ہے اور جو بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے ایسے بندے کے لئے وہ
کایا پلٹ دیتی ہے اُس کام کی بھی۔ اور عارف باللہ کے سوا یہ فقرہ کسی کی
زبان سے نکل ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے۔ کسی کو ادنیٰ بھی علم وادب سے مَس
ہو اور دل پر وہ ہاتھ رکھ کر گواہی دے تو ہرگز یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ
کسی جھوٹے کا کلام ہے۔ کیونکہ یہ بات وہ ہے جو تجارب میں سے گذر کر
حاصل ہوتی ہے، ورنہ حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ بڑے سے بڑا مبالغہ آمیز
تحریر کرنے والا بھی اپنی تحریر میں ایسا فقرہ پیش نہیں کر سکتا اور چھپا ہوا
فقرہ ہے نمایاں کر کے بظاہر نہیں پیش ہوا۔ بر سبیل تذکرہ ذکر آگیا۔
"کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا۔ تو اس وقت
اِن حسرات کا جلد تدارک کرو جس طرح پہلے نبی یا رسول اپنی
امت میں نہیں رہے۔ میں بھی نہیں رہوں گا۔ تو اس وقت کا قدر
کرو اور اگر تم اسقدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیداد دل
کو اس راہ میں۔ پیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا۔ کہ تم خیال کرو
کہ ہم نے کوئی خدمت کی" (کیسے عجیب انکساری کے سبق بھی
سکھا دیئے) "تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت پر رحمت الٰہی
اس دین کی تائید میں جوش میں ہے۔ اور اس کے فرشتے دلوں پر
نازل ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں
ہے وہ تمہارے طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے"
اب بتائیں، تکبر کا کوئی نام و نشان باقی رہتا ہے؟ انفاق دو ہی قسم کے
ہو سکتے ہیں یا ظاہری اموال کا یا اپنے علم کا اور اپنی فراست کا انفاق خدا
کی راہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ سب
کچھ میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان ہر ایک جوش سے اور خدا کے فضل اور قربانیوں
کی صورت میں تمہارے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں اس فہم و فراست
کی صورت میں تم پر الہام ہو رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے کہ تمہیں دین
کی

خدمت کے لئے نئی نئی راہیں

سکھا رہا ہے خدا فرماتا ہے ان باتوں کو بھی اپنی طرف سے خیال مت کرو۔
"آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں
بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت
لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔"
اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بہت ہی بنیادی اصول
مالی قربانی کا یہ پیش فرماتے ہیں کہ اس میں استمرار اور استقلال ہونا چاہیئے۔
اور یہ نہیں کہ کبھی کچھ دے دیا اور پھر غافل ہو گئے اور پھر کسی وقت پھر
کچھ اور دے دیا اور پھر سمجھا کہ چلو کافی دیر کے لئے ہم نے حق خدمت ادا
کر دیا۔ یہ جو ماہانہ ایک باقاعدہ پابندی کے ساتھ چندہ دینا ہے اس کی تاکید بھی
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے اور بعض احمدی جب
اس تحریر کو پڑھتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ گویا منشاء مبارک یہ ہے کہ جو چاہے
دل میں دیدو ایک پیسہ ہے تو ایک پیسہ دیدو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر دو
پابندی کے ساتھ۔ لیکن ہرگز یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے نہیں فرمایا ہے جو فرمایا ہے اگر آپ اس کو غور سے سُنیں یا پڑھیں
ایک بالکل اور رنگ ہے اور میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ جماعت کو اس
لحاظ سے اصلاح کی ضرورت ہے بلکہ جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمناؤں کے عین مطابق ہے۔
آج جو حالت میں جماعت کی دیکھ رہا ہوں اس معاملے میں اُسے دیکھ
کر جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریر پڑھی
کہ اے مجھے حسرت ہے کہ میں جماعت کو خام حالت میں نہ چھوڑ جاؤں، تو
بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور

میں نے اپنی طرف سے اور آپ سب کی طرف سے یہ تہیہ دعا

کی کہ اے خدا! اس پاک مسیح کو اطلاع دیدے ہماری طرف سے کہ خدا کی قسم
آپ ہمیں خام حالت میں نہیں چھوڑ کے گئے، خدا کی قسم آپ ہمیں ناقص
حالت میں نہیں چھوڑ کے گئے۔ یہ اطلاعیں مجھے یقین ہے کہ خدا بھی خوشی
پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے رہا ہوگا اس طرح آپ
کی جماعت جس کے متعلق آپ حسرت رکھتے تھے کہ کس طرح میں خام
حالت میں نہ چھوڑ جاؤں اس طرح عظیم الشان نئے سے نئے بلند تر مالی
قربانی کے معیار قائم کرتی چلی جا رہی ہے۔

نئے سنگ میل

رکھ رہی ہے۔ اور یہ چند لوگوں کی بات نہیں رہی عام ہو گیا ہے سلسلہ۔
پس ایک طرف جہاں آپ کے مال لوٹنے والے آپ کے رزق میں
کمی کرنے والے تکذیب کے ذریعہ اموال کھانے کی دُھن میں جو بھی ان کا
ظالمانہ سفر ہے اس میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں دوسری طرف حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ایک عجیب دُھن میں ایک نئی
دُھن میں مست، خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار، مالی قربانیوں کا ایک
ایسا سفر کر رہی ہے کہ اس کی کوئی مثال ساری دنیا میں آپ کو کہیں نظر
نہیں آئے گی۔
میرے گذشتہ خطبہ کے نتیجے میں بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ
ہم جب کہتے ہیں کہ بے مثل ہے تو عیسائیت بھی تو بے شمار مالی قربانی کر رہی
ہے۔ اس قربانی کو پھر بے مثل کیسے کہہ سکتے ہیں؟ اصل واقعہ یہ ہے کہ
بہت سے لوگ سطحی نظر سے ایک جائزہ لے لیتے ہیں ان میں تجزیے کی
توفیق نہیں ہوتی۔ کسی ملک میں بھی

عیسائیت کی مالی قربانی کا جماعت احمدیہ کی مالی قربانی سے موازنہ

کر کے دیکھیں تو اتنا نمایاں فرق ہے بنیادی، امتیازی کہ کسی مشابہت کا سوال
ہی باقی نہیں رہتا۔ افریقہ ہے۔ افریقہ میں ارب ہا ارب روپیہ عیسائیت نے
خرچ کیا ہے۔ عیسائیت کو فروغ دینے کے لئے مگر جو عیسائی پیدا کئے وہ
خرچ نہیں کر رہے عیسائیت کے لئے وہ پیسہ کھا کر عیسائی ہو رہے ہیں۔ جو
نتیجہ پیدا کیا ہے وہ انسانیت کے تقاضوں کے بالکل برعکس نتیجہ پیدا کیا ہے
اور تنگی کے پیسے اور انتہائی دُکھ کی حالت میں انفاق کا کوئی تصور ہی نہیں
ہے عیسائیت کا آج کے زمانے میں
پیسہ کہاں سے آتا ہے ایک تو پرانے زمانوں میں حکومتوں میں چرچ کا
بہت دخل تھا۔ اور غیر معمولی طور پر دولت مند ہو گیا ہے عیسائی چرچ۔ خواہ
جو بھی اس کا نام ہو۔ اور دوسرے بے شمار ان میں بوڑھی عورتیں مرتی ہیں جن
کی اولاد نہیں ہوتی، دولت بے شمار ہوتی ہے اور وہ مرتے وقت چرچوں کو
اپنا پیسہ دے جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک اُن کے عوام الناس کا تعلق ہے نکال
کے تو دکھائیں دس احمدیوں کے مقابل پر جن قوموں کی لاکھ تعداد ہے وہ
دس کے مقابل پر دس بھی نہیں دکھا سکتے کہ جن میں جماعت احمدیہ کے افراد
کی طرح مالی قربانی کی روح پائی جاتی ہو

افریقہ کو جماعت احمدیہ نے مسلمان بنایا

تو چندہ دینے والا مسلمان بنایا، قربانی کرنے والا مسلمان بنایا اور وہ ساری جماعت
شامل ہو گئی قربانی میں جس ملک میں جماعت داخل ہو رہی ہے وہاں خدا کی راہ میں
خرچ کرنے والے پیدا کر رہی ہے۔ یہ ہے فرق۔ اور بھی فرق ہیں مگر یہ ایک ایسا
بنیادی اور نمایاں فرق ہے کہ ہم بلاشبہ سر بلند کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ساری دنیا
میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے مقابل پر کوئی جماعت
نہیں ہے (تالی) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسے کی
حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے

اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے"۔

یہ وہ فقرہ ہے جس کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ اب آپ نے سولہواں حصہ کیوں شروع کر دیا۔ یہ جو جماعت کا ماہانہ چندہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ ایک پیسہ ہے تو ایک پیسہ دو اس سلسلہ میں

دو باتیں

میں بیان کرنی چاہتا ہوں اول تو یہ کہ جماعت میں یہ اعلان میں بڑے واضح لفظوں میں کر چکا ہوں کہ $\frac{1}{16}$ سے بچنے کیلئے اپنی آمدنی نہ چھپاؤ۔ جھوٹ نہ بولو کیونکہ اسطرح تمہاری قربانی خواہ کتنی بھی ہو ساری خدا کی نظر میں ضائع ہو جائے گی۔ اس لئے اگر تمہیں توفیق نہیں تو بے شک کم دو لیکن بتا کے دو کہ ہمیں $\frac{1}{16}$ کی توفیق نہیں ہم کم دینا چاہتے ہیں اور دوسرے بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارا چندہ حالات ہی بالکل معاف کر دیا جائے۔ میں انہیں جواب دیتا ہوں کہ میں تم پر ظلم نہیں کر سکتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا کا وعدہ ہے کہ جو چندہ دے گا میں اس کے مال میں کمی نہیں کروں گا۔ برکت دوں گا۔ اور تم کہتے ہو سارا معاف کر کے تمہیں کلیتًہ محروم کر دوں برکت سے یہ میں کر ہی نہیں سکتا۔ اگر تمہیں توفیق نہیں ہے تو بے شک ایک روپیہ دو پانچ روپے دو دس روپے دو اس زمانے میں جتنی توفیق ہے تمہیں کہ وہ ضرور دے سکو گے اس طرح دو کہ محسوس ہو کہ ہاں اس کی ہمیں تکلیف ہو رہی ہے۔ پھر دیکھنا کہ اللہ اس تکلیف کو آسائش میں بدل دیگا لیکن غور طلب یہ بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نہیں فرماتے کہ تمہارے پاس کتنا بھی پیسہ ہو اور ایک پیسہ بھی دیدو تو ٹھیک ہے فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایک پیسے کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کیلئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے"۔

اب حیثیت رکھتا ہے کا لفظ تو اس فقرے کی شکل ہی بدل دیتا ہے۔

"اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے"۔

اب اس کے بعد تو کسی بحث کی باقی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ "ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے"۔ اگر اس کی وسعت $\frac{1}{8}$ کی ہے تو $\frac{1}{16}$ بھی اس کے لئے کم ہوگا۔

عملاً جماعت میں جو چندہ دینے والے ہیں

وہ $\frac{1}{16}$ بھی کہاں دیتے ہیں اول تو $\frac{1}{16}$ باقاعدہ دینے والے بالآخر وصیت تک پہنچ ہی جاتے ہیں گھستے گھستے آخر چین نہیں آتا ان کو جب تک وصیت نہ کر لیں۔ $\frac{1}{10}$ دینی ہو جاتا ہے۔ اور پھر باقی مالی قربانیوں میں بھی اتنا حصہ لیتے ہیں بعض دفعہ خدا کے فضل سے کہ بہت آگے بڑھ جاتا ہے ان کا معاملہ۔ کہتے ہیں "کیوں میں کہتا ہوں؟ یا خدا تعالیٰ بھی ان کی مدد کرے اگر بلا ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے"۔ یہ جو بعض ظاہر پرست لوگ یا جن کے دل ایمان کے عرفان سے خالی ہوتے ہیں اعتراض کرتے ہیں جی جماعت میں جو چندے دے اُس کی قدر کی جاتی ہے پیسے کی خاطر بنی ہے، گویا کہ سارا زور پیسے پہ۔ حیرت ہے، میں ان لوگوں کے منہ دیکھتا ہوں کہ تم کیا باتیں کرتے ہو؟

قرآن پڑھ کے تو دیکھو

قرآن جان مال، جان مال، جان مال، کی قربانی سے بھرا پڑا ہے اور ہے کیا باقی یا جان عزیز ہے تمہیں یا مال عزیز ہے اور تم اس وقت میں پہنچ چکے ہو کہ مال جان سے بھی بڑھ کر عزیز ہو چکا ہے۔ تو جو اپنی عزیز ترین چیز کو خدا کی راہ میں قربان کرتا ہے وہ قابل قدر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر تو تمہیں عرفان نہیں آپ فرماتے ہیں یہ قربانی کا ذکر کر کے "ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے"۔ اب میں آپ کو

دو خوشخبریاں بھی

دیتا ہوں اور ایک نئی تحریک کا بھی اعلان کرتا ہوں دو خوشخبریاں یہ ہیں کہ فرانسیسی قرآن کریم کے بعد اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی سال روسی قرآن کریم کا ترجمہ بھی پریس میں دیا جا رہا ہے اور وہ صابر صدیقی صاحب جو ہمارے ماہر رشین زبان کے اور خالد صاحب جو وہ بھی طالب علم ہیں رشین زبان کے ان دونوں کے سپرد میں نے نگرانی کی ہوئی تھی کہ دوبارہ دیکھ لیں ایک دفعہ تو کل انہوں نے مجھے اطمینان دلایا ہے کہ ہر پہلو سے خدا کے فضل سے یہ ترجمہ پریس میں دیئے جانے کے لائق ہو گیا ہے۔ اور اسپینش کا ترجمہ بھی خدا کے فضل سے مکمل مل گیا ہے اور انڈونیشین کا بھی مل گیا ہے اور اسپینش میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا بھی مل گیا ہے۔ تو اب ان دو زبانوں میں

ایک نہایت ہی بیش قیمت اضافہ ہوگا۔ بلکہ قیمت کے لفظوں میں تو اسکو ادا ہی نہیں کیا جا سکتا قرآن کریم کا کسی زبان میں شائع کیا جانا اور پھر ان معارف کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم کے معارف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے۔ بہت بڑی نعمت ہے اس زمانے میں۔ تو جماعت احمدیہ کو یہ توفیق مل رہی ہے اور ان کے لئے کسی چندے کی ضرورت نہیں کیونکہ پہلے ہی اپنے مخلص ہیں جنہوں نے اپنی سیٹیں بک کروائی ہیں ان معاملات میں۔ اور پیشتر اس کے کہ میں تحریک کرتا انہوں نے کہا کہ جی ہمارا طرف سے سارا خرچ اور ہمیں یہ موقعہ دیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے چنانچہ اس وقت تک فرانسیسی اور اسپینش اور رشین زبان کے قرآن کریم بھی شائع ہو گئے ان کے تمام اخراجات خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے چند مخلصین پہلے سے ہی ادا کر چکے ہیں۔ یا وعدہ کئے بیٹھے ہیں۔ جب بھی ہم مانگیں گے وہ دیدیں گے۔

اور اسکے علاوہ جو لٹریچر شائع ہونے والا ہے دوسرا وہ بھی بڑی کثرت سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے علاوہ تفسیر کبیر اور سلسلے کا اور لٹریچر ہے مختلف زبانوں میں اس کو ہم نے شائع کرنا ہے لیکن سب سے بڑی دقت اردو میں نوری نستعلیق خط کی کتابت کی دقت ہے مشکل یہ ہے کہ ہمیں جو بے قراری ہے جس تیزی کے ساتھ ہم تمام دنیا میں لٹریچر پھیلائیں۔ اس کے مقابل پر کاتب اتنا وقت لیتا ہے لکھنے میں اور اب معیار گر گیا ہے صحت کا اس لئے غلطیاں بھی آتی کرتا ہے کہ بار بار پہلے کے لئے کتابت ختم ہونے کا انتظار پھر اسکی مرمتیں لگوائی جائیں اور پھر بھی وہ ٹھیک نہ لکھے تو دوبارہ بھیجا جائے اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے اور اس سے ایسی خوفناک غلطیاں رہ جاتی ہیں بعض دفعہ پھر بھی تو بہت تکلیف دہ صورت حال ہے چنانچہ ہم نے جائزہ لیا یہاں انگلستان میں تو پتہ چلا کہ دنیا میں ایک کمپیوٹر کی کمپنی ایسی ہے جس نے اردو نستعلیق نوری خط کا ٹائپ رائٹر تیار کر لیا ہے اور وہ ایسا ٹائپ رائٹر ہے کمپیوٹرائزڈ جو نہایت ہی اعلیٰ پیمانے کا اس سے ہر زبان کیلئے آپ تھوڑی سی رقم زائد دیں تو ہر زبان اس پر اسطرح ٹائپ ہو سکتی ہے جسطرح پریس کے لئے کمپوز کیا جاتا ہے اور بڑے بڑے لفظوں میں بھی اور چھوٹے سے چھوٹے لفظوں میں بھی تمام کمپیوٹرائزڈ ہے سلسلے کا کام تو اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا گو مشین کی قیمت زیادہ ہے۔ یعنی صرف اردو نستعلیق کے لئے مکمل حالت میں اگر اسکو لیں تو ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ آئیگا لیکن جو ضرورتیں ہیں اسکے مقابل پر ایک لاکھ کی حیثیت ہی کوئی نہیں ہے اسی طرح باقی جب ہم داخل کریں گے اسمیں زبانیں اہم جو ضروری ہیں اب ہمیں اور لینی پڑیں گی تو ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ تک صرف پریس کا خرچ ہے اس کے علاوہ اسکا پھر ماہانہ اخراجات بھی اٹھیں گے کیونکہ یہ بہت ہی کمپلیکس (complex) یعنی باریک الجھی ہوئی مشین ہے جسے ہر آدمی آسانی سے سمجھ نہیں سکتا۔ تو بہرحال انشاء اللہ تعالیٰ ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ کی میں تحریک کرتا ہوں سر دست اور جس طرح کہ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ توفیق عطا فرماتا ہے اور شاید کوئی شکوہ بھی کرے کہ تمہیں پہلے پتہ لگتا ہے تحریک کا اس لئے تم پہل کر جاتے ہو۔ تو میں پہلا چندہ اپنی طرف سے لکھوا دیا کرتا ہوں مگر ضروری نہیں خدا کے ہاں میں ہی پہلا شمار ہوؤں ہو سکتا ہے کوئی اور زیادہ اخلاص میں بڑھ کر لکھوائے تو بعد میں بھی آئے اور آگے نکل جائے اس لئے۔ مجھے تو یہ بہرحال ایک فائدہ ہے کہ تحریک چونکہ میرے دل میں اللہ ڈالتا ہے تو بہرحال پہلا میں ہی ہوتا ہوں پھر اس وقت۔ تو ایک ہزار پاؤنڈ سے سب اس تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور اس کے لئے کوئی سفر نہیں کرتا۔ مجھے علم ہے اس وقت جو جماعت کی حالت ہے وہ یہ ہے کہ اگر میں پانچ آدمیوں کو کہوں کہ آپ دیدیں تو بلا تردد وہ شکریہ ادا کرتے ہوئے رقم فوراً دیدیں گے اگر میں ڈیڑھ سو آدمیوں کو کہوں کہ ایک ایک ہزار دیدو تو ڈیڑھ سو آدمی آسانی کے ساتھ جماعت میں دیدیگا لیکن اس میں فوائد بھی کچھ ہیں لیکن نقصانات بھی ہیں اور نقصان میں سے ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ غرباء محروم رہ جاتے ہیں اس لئے بعض عظیم تحریکات کو چھوڑ کر عمومی طور پر ایسی تحریک میں پسند کرتا ہوں جس میں تمام غرباء کو بھی مزید حصہ مل جائے۔

جہاں تک قرآن کریم کی اشاعت کا تعلق ہے

اس میں بھی وہ کھلی ہے اس لحاظ سے تحریک کہ یہ تو اب سلسلہ ختم ہونے والا ہے ہی نہیں۔ اور جماعت میں حضرت مصلح موعودؓ نے پہلے سے تحریک کر رکھی ہے کہ جو چاہے اپنے سال کی پہلی آمد یا مہینے کی پہلی آمد یا اور خوشی کے موقعے پر خدمت قرآن کے لئے دیتا رہے یا مساجد کی تعمیر کے لئے دیتا رہے تو جہاں تک خدمت قرآن کا تعلق ہے ضروری تو نہیں کہ فریج ہی خدمت قرآن میں شامل ہو اور آپ سب (محروم رہیں — ناقل) بہرحال وہ کھلی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور بھی تراجم کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ انشاء اللہ عام تحریکیں بھی چلی ہی ہیں۔ تو اس سلسلے میں آخر پہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس تحریک کو آپ تک پہنچا کر ختم کرتا ہوں (کتنا دیں)؟ کیسے دیں؟ کیا دیں؟ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہتر کوئی ادا نہیں کر سکتا اس مفہوم کو آپ فرماتے ہیں ......

قسط اوّل

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں سے حسن سلوک

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (نساء آیت ۱۰۸)

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

(توبہ آیت ۱۲۸)

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰهَ کَثِیْرًا

(احزاب آیت ۲۲)

عرض اوّل

خدا تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (اعراف آیت ۱۵۷) نیز فرماتا ہے کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (انعام آیت ۵۵) یعنی تمہارے رب نے اپنے آپ پر (تمہارے لئے) رحمت کو فرض کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی وسیع رحمت کے فیضان سے تمام عالمین کو نوازا اور اس کے اظہار کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منصب پر فائز فرمایا جیسا کہ فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی [illegible] تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت [illegible] اس فیضان کی رو سے آپ کا وجود [illegible] کے لئے بھی سراسر رحمت تھا اور یہ رحمت بچپن سے آپ کی سرشت و فطرت میں موجود تھی جس کا ذکر قرآن مجید نے ان الفاظ میں کیا ہے یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ (نور: ۳۶) یعنی قریب ہے کہ اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئی ہو بھڑک اٹھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت صحیحہ کا تیل ایسا بھڑکنے والا ہے کہ آگ کے بغیر بھی بھڑک سکتا ہے اور اگر اس کو آگ دکھائی جائے تو نور علیٰ نور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی تائید میں حضرت خدیجہؓ کی پندرہ سالہ زندگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے کے بعد [illegible] کے طور پر گزری ہے بطور شہادت پیش کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلی وحی کے نزول کے موقعہ پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر تشریف لائے اور اپنی رفیقہ حیات سے آپ نے فرمایا کہ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اس موقعہ پر بے ساختہ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے تسلی دی۔

کَلَّا وَاللّٰهِ مَا یُخْزِیْکَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

(بخاری۔ بدء الوحی)

یعنی خدا کی قسم یہ کلام خدا تعالیٰ نے اس لئے آپ پر نازل نہیں کیا کہ آپ ناکام اور نامراد ہوں اور خدا آپ کا ساتھ چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ ایسا کب کر سکتا ہے آپ تو وہ ہیں کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور بے مددگار لوگوں کا بوجھ اٹھاتے اور وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ دوبارہ قائم ہو رہے مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق پر مصیبتوں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسے انسان کو خدا تعالیٰ ابتلاء میں ڈال سکتا ہے؟

چنانچہ حضرت خدیجہؓ تو آپ کی زندگی کے دور میں وفات پا گئیں مگر آپ کی دی ہوئی شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حرف بحرف پوری ہوئی۔ یہ شہادت معمولی نہ تھی۔ کامل مومنانہ فراست سے نکلی ہوئی شہادت تھی۔ اور بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کے لئے اپنے اسی نمونہ کا اتباع کرنا فضیلت کا معیار قرار دیا تاکہ آپ کے ہر متبع کی زندگی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور تعلیم قرآن عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ گھریلو زندگی کو جنت زندگی بنانے کا باعث بن سکے اور خود ایسے متبع کو بہترین انسان کے زمرے میں داخل کرانے کا موجب ہو سکے۔

گویا آپ کی رحمت کے فیضان سے سب سے اوّل فیضیاب ہونے والی ہستی آپ کی رفیقہ حیات تھیں جن کو خدا تعالیٰ نے سب سے پہلی مومنہ بنا کر اسی کی زبان سے اس حقیقت کا اظہار پہلی وحی کے موقعہ پر کرا کر قرآنی صداقت فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کا زبردست ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچایا۔

اس اجمال کی تفصیل "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حسن سلوک" کے موضوع پر جو آج میری تقریر کا عنوان ہے انشاء اللہ پیش کی جائے گی۔ وبتوفیق اللہ تعالیٰ۔

اسلام سے قبل عورتوں کی حالت

قبل اس کے کہ صنف نازک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں رحمت کا ذکر کروں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اسلام سے قبل عربوں کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ دنیا ہر ایک پہلو سے خراب اور تباہ ہو چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (روم: ۴۲) یعنی جنگل بھی بگڑ گئے۔ اور دریا بھی بگڑ گئے۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اہل کتاب کہلاتے ہیں وہ بھی بگڑ گئے اور جو دوسرے لوگ ہیں جن کو الہام کا پانی نہیں ملا وہ بھی بگڑ گئے۔...... اس زمانہ میں عرب کا حال نہایت درجہ کی وحشیانہ حالت تک پہنچا ہوا تھا اور کوئی نظام انسانیت کا ان میں باقی نہیں رہا تھا اور تمام معاصی ان کی نظر میں فخر کی جگہ تھے۔ ایک ایک شخص صدہا بیویاں کر لیتا تھا۔ حرام کا کھانا ان کے نزدیک ایک شکار تھا۔ ماؤں سے [illegible] نکاح کرنا حلال سمجھتے تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا کہ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ (نساء: ۲۴) یعنی آج مائیں تم پر حرام ہو گئیں۔ ایسا ہی وہ مردار کھاتے تھے۔ آدم خور بھی تھے۔ دنیا کا کوئی بھی گناہ نہیں جو نہیں کرتے تھے۔ اکثر معاد کے منکر تھے۔ بہت سے ان میں سے خدا کے وجود کے بھی قائل نہ تھے۔ لڑکیوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے تھے۔ یتیموں کو ہلاک کر کے ان کا مال کھاتے تھے۔ بظاہر تو انسان تھے مگر عقلیں مسلوب تھیں۔ نہ حیا تھی۔ نہ شرم تھی نہ غیرت تھی۔ شراب کو پانی کی طرح پیتے تھے۔ جس کا زناکاری میں اوّل نمبر ہوتا تھا وہی قوم کا رئیس کہلاتا تھا۔ بے علمی اس قدر تھی کہ ارد گرد کی تمام قوموں نے ان کا نام اُمّی رکھ دیا تھا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۳۴ و ۳۵)

علاوہ ازیں تاریخ عرب کا وہ باب جو اسلام سے قبل عورتوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر مشتمل ہے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مرد جس قدر شادیاں کرنا چاہتا کر سکتا تھا۔ دوسری قوم کی گرفت میں عورتوں سے ایسے ایسے حیا سوز کام لئے جاتے کہ جن کے ذکر سے زبان رک جاتی ہے۔ عورتیں صرف ایک جائیداد منصور کی جاتی تھیں۔ ان کے اپنے متوفی خاوند یا رشتہ داروں کی جائیداد میں ان کا کوئی حصہ وراثت نہ تھا بلکہ [illegible] یہ تھی کہ وہ خود حصہ جائیداد قرار پا کر [illegible] جاتی تھیں اور وارث چاہتا تو خود [illegible] یا کسی غیر سے کرا دیتا۔ ان کی اخلاقی گراوٹ کی انتہا اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ بیٹے [illegible] سے 'ورثہ کا حصہ' سمجھ کر شادیاں کر [illegible] طلاق دینے کا طریق بھی نہایت [illegible] مرد کئی بار طلاق دیکر پھر عدت کے اندر [illegible] لے سکتا تھا۔ دختر کشی کا ظالمانہ طریق اتنا بھیانک تھا کہ اسے پڑھ کر انسانیت کانپ اٹھتی ہے۔ قرآن حکیم نے ان کے اس لرزہ خیز داستان کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ کَظِیْمٌ ۝ یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَیُمْسِکُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ

(نحل آیت ۵۹ و ۶۰)

یعنی ان میں سے کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر مل جائے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور جس بات کی اسے خبر دی گئی ہے اس کے اس کی مزعومہ شناعت کے باعث وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ آیا اسے بیٹی آنے والی ذلت کے باوجود زندہ رہنے دے یا اسے کہیں مٹی میں گاڑ دے۔

چنانچہ ظالموں کے ظلم کی انتہا یہ تھی کہ پانچ چھ سال کی لڑکی کو باپ جنگل کی طرف لے جاتا اور گڑھے کے کنارے جو پہلے ہی سے اسی غرض کے لئے تیار کیا ہوا ہوتا اسے کھڑا کر کے اس میں دھکا دے دیتا۔ سنگدل باپ اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ اپنی چیختی چلاتی لخت جگر پر مٹی ڈال کر ہمیشہ کے لئے اس کی آواز کو خاموش کر دیتا۔ سنگدلی

اور ظلم وستم کے یہ وہ تاریخی اوراق ہیں جنہیں سُن کر پتھر بھی پگھل جاتے ہیں مگر یہ وحشی عرب اپنے ان ظلموں پر نادم تک نہ ہوتے اسی لئے تو قرآن حکیم نے فرمایا:۔

اَلَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ

(نحل آیت ۶۰)

کہ سنو جو رائے وہ قائم کرتے ہیں بہت بُری ہے۔

ایک بار ابو بکر خوارزمی نے اس وقت جبکہ رئیس بخیراہ کی لڑکی نے انتقال کیا تو ان الفاظ میں اس کی تعزیت کی۔

"اگر ہم اس کے ستر حجاب اور اس کی صفاتِ حمیدہ کا ذکر کرتے تو تمہارے لئے بہ نسبت تعزیت کے بہت زیادہ موزوں ہوتی کیونکہ ناقابل اظہار چیزوں کا چھُپ جانا ہی بہتر ہے اور لڑکیوں کا دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اگر کسی شخص کی بیوی اس سے پہلے مرجائے تو گویا اس کی نعمتیں مکمل ہوگئیں۔ اگر بیٹی کو اس نے قبر میں اُتار دیا تو گویا اپنے داماد سے پورا انتقام لے لیا۔"

پھر ایک شاعر کہتا ہے۔ ؎

تَهْوِیْ حَیَاتِیْ وَاَهْوٰی مَوْتَهَا شَفَقًا
وَالْمَوْتُ اَکْرَمُ نَزَّالٍ عَلَی الْحَرَامِ

(حماسہ)

یعنی وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں ازرُوئے شفقت اس کی موت چاہتا ہوں کیونکہ موت عورت کے حق میں بہتر مہمان ہے۔

پس اسلام سے قبل عورت کی عزت و ناموس کو پامال کر دیا اور انہیں زندہ زمین میں درگور کر دیا اور پھر اسے عمل صالحہ سے تعبیر کرنا عورتوں پر ظلم وستم کا ایک ایسا عبرتناک دور تھا کہ جس سے آج بھی انسانیت داغدار ہے۔

اب تاریخ کے ان دل دہلا دینے والے اوراق سے آپ کی توجہ ہٹا کر بعض دوسرے اوراق کی طرف لے چلتا ہوں جہاں پر اس ستم زدہ عورت کے تعلق سے کچھ اور اقوال و نظریات سامنے آتے ہیں۔ افسوس صد افسوس!!!

یونانی کہتے ہیں:۔

"سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے مگر عورت کے شر کا مداوا محال ہے۔"

سقراط کا قول ہے:۔

"عورت سے زیادہ فتنہ فساد کی چیز اور کوئی دُنیا میں نہیں۔"

یوحنا کہتا ہے:۔

"عورت شر کی بیٹی ہے اور امن وسلامتی کی دشمن ہے۔"

الغرض اسلام سے قبل عورتوں کی تحقیر اور ان کے حقوق کی پامالی اور ان پر ہونے والے مظالم کی تاریخ اتنی بھیانک اور خوفناک ہے کہ زبان ان کے ذکر سے اور کان ان کے سُننے سے اور دل ان کے احساس سے لرزاُٹھتے ہیں۔

اسلام کے بعد عورتوں کی حالت:

آخر اس مظلوم ہستی کی آہ نے عرشِ الٰہی کو جُنبش دی اور ربّ العٰلمین کی غیرت جوش زن ہوئی اور اس کی رحمت کا دریا موجزن ہُوا۔ پھر کیا تھا دیکھتے دیکھتے فاران کی چوٹیوں سے ابرِ رحمت کا نزول ہُوا جس سے صدیوں کی بنجر زمین لہلہا اُٹھی اور ویرانیاں آبادیوں میں بدل گئیں۔ عرب کے اُفق سے آفتابِ رسالت نمودار ہُوا جس کی ضیاء پوش کرنوں نے تاریکی کے جگر کو پھاڑ کر زمین کے چپّہ چپّہ کو منور کر دیا۔ اور اس وقت عورتوں نے بھی چین کا سانس لیا۔ آئیے اب میں رحمۃ للعالمین سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احسانات اور حُسنِ سلوک کا اختصاراً ذکر کروں جو آپ نے عورتوں کے ساتھ کیا۔

ایک عورت بچپن میں بیٹی کی حیثیت رکھتی ہے اور جوانی میں بعد شادی اس کی ایک اور حیثیت بن جاتی ہے اور وہ بیوی کی ہے اور پیدائش اولاد کے بعد اس کی ایک اور تیسری حیثیت ماں کی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا کہ عورت اسلام سے قبل اپنی تینوں حیثیتوں میں مظلومیت کی شکار تھی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور لُطف وکرم نے انہیں ان کی تینوں حیثیتوں میں اپنے دامنِ رحمت میں لپیٹ لیا۔

عورت بحیثیت بیٹی:

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُختر کشی کی وحشیانہ رسم ورواج کو قطعاً ممنوع قرار دیتے ہوئے وحی الٰہی کے الفاظ میں اعلان فرمایا کہ:۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا۔ (بنی اسرائیل: ۳۲)

یعنی تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ اُنہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ انہیں قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

پھر بطور وعیدیہ اعلان فرمایا کہ:۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝

(تکویر آیت ۹،۱۰)

ترجمہ:۔ اور جب زندہ گاڑی جانے والی (لڑکی) کے بارہ میں سوال کیا جائے گا اور اس وقت ہر وحشی صفت انسان سے اس کے اس ناقابلِ معاف گناہ کے متعلق سوال ہوگا کہ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ کہ آخر کس گناہ کے بدلہ میں اس کو قتل کیا گیا تھا۔

پھر بچیوں کی پرورش کی ترغیب کا انداز بھی ہمارے آقا ومطاع صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا نرالا ہے مُسلم میں روایت آتی ہے

عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَا وَهُوَ کَهَاتَیْنِ

(مُسلم)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو لڑکیوں کی بالغ ہونے تک پرورش کی تو وہ قیامت کے روز اس طریق سے آئے گا کہ وہ اور میں دونوں ایسے جُڑے ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو مِلا کر اشارہ فرمایا۔

پھر مسلم ہی میں حضرت عائشہؓ سے ایک دوسری جگہ روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی کہ دو لڑکیاں وہ اپنے ہمراہ لئے ہوئے تھی تو میں نے اسے تین کھجوریں دیدیں۔ تو اس عورت نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دیدی۔ اور ایک کھجور اپنے مُنہ کی طرف اُٹھائی تاکہ اس کو خود کھائے تو اس کی دونوں لڑکیوں نے وہ بھی مانگ لی لہٰذا اس عورت نے جس کھجور کو خود کھانے کا ارادہ رکھتی تھی اس کے دو ٹکڑے کرکے ان دونوں کے درمیان بانٹ دیئے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے اس کی یہ بات اچھی معلوم ہوئی۔ لہٰذا اس عورت نے جو کچھ کیا تھا اس کا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا:۔

"اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ"

کہ اللہ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی۔

ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا:۔

"کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ اس سے بہتر کوئی خیرات نہیں ہوسکتی کہ تو اپنی لڑکی کی مدد اور خبرگیری کرے جبکہ وہ تیرے پاس آئی ہو اور سوائے تیرے اس دُنیا میں اس کا مددگار نہ ہو۔"

پس وہ ہستی جس کا دُنیا میں آنا اس کے والدین کیلئے موجبِ ذلت وخواری خیال کیا جاتا تھا اور اسی بناء پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی محبت کو والدین کے دلوں میں قائم کر دیا۔ اور ان میں یہ احساس پیدا کر دیا کہ بیٹی بھی اسی طرح ان کے پیار وشفقت کی محتاج ہے جس طرح کے بیٹے۔ (باقی)

"بھیج درُود اس محسن پر تو دن میں سَو سَو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار"

بقیہ صفحہ اوّل

کوئی ضمانت نہیں کہ کل کو دوسرے فرقے بھی ایسے ہی ظالمانہ اور نامعقول اقدام کے مورد نہ ہوں گے۔

مزید برآں یہ بات انتہائی قابلِ اعتراض ہے بلکہ یکسر اخلاق سے گری ہوئی ہے کہ جبراً اُس بنیادی سیاسی نظریہ کو ترک کیا جائے جو کہ پاکستان کے قیام کے وقت اس نئے مُلک اور اس ملک کے اجزاء اس کے عوام کے مابین قائم تھا۔ یہ نظریہ ہمارے ملک میں ایک بنیادی چٹان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور کسی کو اسے پامال کرنے کا اختیار نہیں۔

میں ملک کے سبھی دانشور طبقوں کے ضمیر کو جھنجھوڑتی ہوں کہ وہ ہر ممکنہ جہت سے اس ظلم واستبداد کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ خواتین۔ اقلیتوں۔ چھوٹے مذہبی گروپوں۔ کٹے چھٹے راستہ سے علیحدہ ہونے والے اعلیٰ صلاحیتوں والے دماغ اور اقتدار سے باہر سیاستدانوں کے جائز مسائل کی تائید ومعاونت کرنے جیسے جرأت اور ہمت کے اقدام ہی اس بات کی یقین دہانی کرائیں گے کہ انسانی حقوق کی عزت کی جاتی ہے اور بولنے اور مذہب اور جلسے جلوس کی آزادی ہر ایک کو حاصل ہے۔

ان عناصر کی عدم موجودگی میں ہمارے ملک کا سیاسی ڈھانچہ منتشر ہو کر رہ جائے گا۔ اور اس کے نتائج انتہائی بھیانک ہوں گے۔

(دستخط)

بیگم رعنا لیاقت علی خان

نتیجہ امتحان

عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال شعبہ تعلیم مرکزیہ کے تحت تمام عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کا ایک تحریری امتحان ماہ جنوری ۱۹۸۵ء میں لیا گیا جس کے لئے "دستور اساسی خدام الاحمدیہ" اور "لائحہ عمل" سال رواں نصاب مقرر کیا گیا تھا۔ اوّل، دوم، سوم آنے والے عہدیداران کو علی الترتیب ۲۵ روپیہ، ۱۵ روپیہ، ۱۰ روپیہ کا انعام سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر دیا جائے گا۔ امتحان میں شریک ہونے والے عہدیداران کا نتیجہ درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو یہ کامیابی مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مہتمم تعلیم مرکزیہ قادیان

نام امتحان دہندہ	نمبر حاصل کردہ
قادیان	
مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب	۶۹/۱۰۰
" منظور اقبال صاحب چیمہ مرحوم	۷۰
" ملک محمد منیر صاحب	۶۷
" محمد یعقوب صاحب جاوید	۶۵
" مولوی جاوید اقبال صاحب اختر	۶۳
" سید تنویر احمد صاحب	۴۵
" مجید احمد خان صاحب	۴۰
" مطلوب احمد صاحب خورشید	۳۳
" قاری نواب احمد صاحب گنگوہی	۳۳
" مولوی ظہیر احمد صاحب [illegible]	۵۰
" سید آفتاب احمد صاحب	۳۷
" ظہور احمد صاحب رفیقی	۳۵
" قریشی محمد نعمت اللہ صاحب	۴۳
" شیخ ہارون رشید صاحب	۴۰
" محمد ابراہیم شاہ صاحب	۴۰
" قریشی انعام الحق صاحب	۵۵
" نور الدین صاحب انور	۴۳
" رفیق احمد صاحب ناصر	۴۰
" سید کلیم الدین صاحب	۴۱
" محمود احمد صاحب	۳۳
" نصیر احمد صاحب عارف	۴۹
" وحید الدین صاحب شمس	۴۲
" سید محسن علی صاحب	۴۷
" حفیظ احمد صاحب مبشر	۴۲
" مبارک احمد صاحب بٹ	۵۱
" محمد عارف صاحب	۵۰
" حافظ مظہر احمد صاحب	۳۶
" کے زین الدین صاحب حامد	۵۶
مدراس	
مکرم ایم منصور احمد صاحب	۶۲
" نصیر احمد صاحب	۴۰
" [illegible] صاحب	۵۶

نام امتحان دہندہ	نمبر حاصل کردہ
مکرم ناصر احمد صاحب	۵۶/۱۰۰
" ٹی جمال منور ابراہیم صاحب	۵۲
ہوسٹل [illegible]	
مکرم مبشر محمد صاحب	۵۵
" مسعود احمد خان صاحب	۴۶
" غلام عظیم صاحب	۴۰
" منور احمد صاحب	۶۷
" شیخ داروغہ صاحب	۶۵
" شکیل احمد خان صاحب	۶۴
" عاشق احمد صاحب	۵۵
" شیخ ہمدم احمد صاحب	۵۹
" طیب احمد صاحب	۴۰
" اشرف خان صاحب	۴۴
" شمشیر احمد صاحب	۵۷
" سرفراز خان صاحب	۶۲
" نذیر احمد خالد صاحب	۴۳
" منصور خان صاحب	۴۸
" مقصود احمد صاحب	۵۸
" مظفر خان صاحب	۵۴
" رحمت اللہ خان صاحب	۵۱
" فاروق احمد صاحب	۵۹
" منظور احمد صاحب	۶۲
" رحمن خان صاحب	۶۴
" بشیر احمد صاحب	۶۵
" شیخ نعمان صاحب	۴۸
" شرافت احمد صاحب	۵۹
شادنگر	
مکرم حفیظ الدین غوری صاحب	۴۷
[illegible]	
مکرم ذاکر احمد صاحب	۶۰
" منیر احمد صاحب	۳۳

نام امتحان دہندہ	نمبر حاصل کردہ
مکرم ٹی پی رحیم اللہ صاحب	۴۵/۱۰۰
" ٹی پی رحمت اللہ صاحب	۶۰
سکندرآباد	
مکرم مسعود احمد صاحب مشرقی	۴۶
جمشید پور	
مکرم سید متین الحق صاحب	۴۴
" سید شکیل احمد صاحب	۴۰
" سید نصیر الحق صاحب	۳۵
" جمیل احمد صاحب	۳۳
شملہ	
مکرم نذیر احمد صاحب ڈار	۵۱
" مشتاق احمد صاحب ڈار	۴۷
چیک ایرچھ	
مکرم طارق محمود قریشی صاحب	۵۷
" مظفر احمد صاحب قریشی	۵۰
" اعجاز احمد صاحب مون	۴۸
" عبدالستار صاحب	۲۹
" پرویز احمد صاحب	۳۵
[illegible]	
مکرم مبارک احمد صاحب پڈر	۴۰
" بشیر احمد صاحب ناصر	۴۰
" محمد عزیز صاحب ڈار	۳۳
یادگیر	
مکرم سیٹھ محمد عبدالبصیر صاحب	۳۰
" قریشی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری	۶۲
" محمد سلیم جینا صاحب	۴۱
" عبدالمنان مالک صاحب	۶۴
" محمد رفیق اللہ خان صاحب	۵۴
" منور احمد صاحب ڈنڈوتی	۵۲
" ولی الدین خان صاحب	۵۳
" حامد اللہ صاحب محمدی دوئم	۴۳
" سیٹھ محمد منصور احمد صاحب	۴۹
کانپور	
مکرم خلیل احمد صدیقی صاحب	۳۶
" سید تنویر علی آزاد صاحب	۳۸
" محمد قمر عالم [illegible] صاحب	۳۴
" محمد سعید صدیقی صاحب	۳۳
" محمد رئیس صدیقی صاحب	۳۳
سونگھڑہ	
مکرم میر عبدالرحیم صاحب	۴۴
" عبدالکریم خان صاحب	۳۶
" سید فضل نعیم صاحب	۳۳
" شہاب الدین احمد خان صاحب	۴۵
" سید سہیل احمد طاہر صاحب	۳۶
" سید فضل [illegible] صاحب	۳۳

نام امتحان دہندہ	نمبر حاصل کردہ
مرکرہ	
مکرم نعیم عباس صاحب	۵۱
" کے ایم عبدالقادر صاحب	۵۰
ہاری پاری گام	
مکرم ناصر احمد صاحب راتھر	۴۲
" نثار احمد بٹ صاحب	۴۱
" غلام نبی صاحب راتھر	۵۰
نوشہرہ	
مکرم ادریس احمد خان صاحب	۴۹
" مظفر احمد خان صاحب	۴۰
" نسیم احمد خان صاحب	۴۲
" راجہ امتیاز احمد خان صاحب	۳۸
شاہجہانپور	
مکرم محمد شاہد وسیم صاحب	۵۸
" محمد زاہد قریشی صاحب	۴۸
" حفیظ احمد صاحب	۴۹
" نور احمد خان صاحب	۴۷
" منیر پرویز صاحب	۳۸
رشی نگر	
مکرم عبدالحمید صاحب بانڈے	۳۳
" عبدالحمید ناصر صاحب	۳۵
" نثار احمد صاحب	۳۷
" عبدالحی گنائی صاحب	۴۱
" نثار احمد صاحب بانڈے	۳۳
" محمد حسین منتو شاہ صاحب	۳۶
" محمد رفیق بٹ صاحب	۵۶
" ظہور احمد گنائی صاحب	۴۳
" بشیر احمد لون صاحب	۴۶
" غلام رسول واعظ صاحب	۳۳
یاڑی پورہ	
مکرم منظور احمد صاحب بٹ	۴۲
" بشیر احمد کرے صاحب	۳۶
" مظفر احمد ظفر صاحب اوّل	۷۰
" میر عبدالرحمن صاحب	۶۵
" شوکت احمد خان صاحب	۶۴
" احسان اللہ ٹاک صاحب	۵۷
" میر بدر الدین صاحب	۴۴
ناصرآباد	
مکرم محمد اقبال صاحب ڈار	۶۶
" غلام احمد ڈار صاحب	۶۵
" عبدالرحمن انور صاحب	۶۴
" عبدالعزیز پڈر صاحب	۴۷
" غلام نبی نیر صاحب	۵۴
" غلام احمد قوال صاحب	۵۲
" غلام حسن پڈر صاحب	۵۶
" محمد امین گوہر صاحب	۵۸
" نثار احمد پڈر صاحب	۵۴
" عبدالرحمن راتھر صاحب	۶۰
" شکیل احمد پڈر صاحب	۶۲
" مبارک احمد عابد صاحب	۵۷
" عبدالمنان راتھر صاحب	۶۰

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں

سالانہ اجتماع

اور

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اگلے دو سال یعنی ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

حضور پُرنور کی منظوری کے مطابق ہمارا یہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار کو منعقد ہوگا۔ اور انشاء اللہ اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت رُوحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں واضح رہے کہ معیار انعامِ خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

★ ـــــ صدر مجلس کے انتخاب اور مجلس شوریٰ کے اراکین مجالس کی نمائندگی کے قواعد حسب ذیل ہیں۔ مجالس انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔

(۱) :- صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔ (قاعدہ ۳۹)

(۲) :- نمائندگانِ شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا تیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ (قاعدہ ۵۰)

(۳) :- صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکزی رہائش رکھتا ہو (قاعدہ نمبر ۵۶ الف)

(۴) :- صدر مجلس کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رُکنیت کی معیاد قواعد کی رُو سے صدارت کی معیاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ ب)

(۵) :- صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے۔ اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندہ کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ قاعدہ نمبر ۵۷ (اس کی مزید وضاحت موقع پر کر دی جائے گی۔ جملہ مجالس اپنی اپنی مجالس میں مشورہ کر کے تین نام تجویز کر کے نمائندگان کو بتا کر بھجوائیں۔)

(۶) :- منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۵۸)

(۷) :- صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ (قاعدہ نمبر ۶۲)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دُعا :- مکرم سید جاوید انور صاحب جمشید پور (بہار) اپنے والد مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ جمشید پور جو گذشتہ دنوں کافی علیل ہو جانے کی وجہ سے ٹاٹا ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب واپس گھر پر آگئے ہیں کی کامل صحت و شفایابی کے لیے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

چھٹا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجالس انصار اللہ بھارت کے چھٹے سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ بھارت کی تمام مجالس سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ بنگال - اڑیسہ - ایم پی

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ بنگال۔ اڑیسہ و ایم پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۷/۸/۸۵ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کریں گے اس لئے جملہ عہدیداران مال مبلغین و معلمین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے متعلقہ جماعتوں کو بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۷/۸/۸۵	مانیکاگوڑہ			
کلکتہ	۱۹/۹	۲	۲۱	نیا گرمہ	۱۲/۱۰/۸۵	۱	۱۷/۱۰/۸۵
بریشہ	۲۱	۱	۲۲	بھوبنیشور	۱۷	۱	۱۸
ہوگلہ۔ بنگلہ	۲۲	۱	۲۳	پوری	۱۸	۱	۱۹
ڈائمنڈ ہاربر	۲۳	۱	۲۴	کٹک	۱۹	۱	۲۰
موہن پور	۲۴	۱	۲۵	سونگھڑہ	۲۰	۴	۲۴
کمبیرا	۲۵	۱	۲۶	کیندرہ پاڑہ	۲۴	۱	۲۵
بانسرہ	۲۶	۱	۲۷	پارادیپ	۲۵	۱	۲۶
کلکتہ	۲۷	۱۰	۶/۹	سرونیا گاؤں	۲۶	۱	۲۷
کھڑک پور	۶/۹	۱	۷	کٹک	۲۷	۱	۲۸
جمشید پور	۷	۳	۱۰	کرڈاپلی	۲۸	۲	۳۰
موسلی بنی	۱۰	۵	۱۵	بینگال	۳۰	۲	۱/۱۱
مہو بھنڈار	۱۵	۱	۱۶	کوٹ پتہ	۱/۱۱	۱	۴/۱۱
روڑکیلا	۱۶	۳	۱۹	ارکو پٹنہ	۲	۱	۳
سمڈگا	۱۹	۱	۲۰	تالبرکوٹ	۳	۱	۴
سمبلپور	۲۱	۱	۲۲	غنچہ پاڑہ	۴	۱	۵
لسنہ بردہ	۲۲	۱	۲۳	چودوار	۵	۱	۶
کرنگ	۲۳	۴	۲۷	کٹک	۶	۱	۷
بھدرک تاراکوٹ	۲۷	۲	۲۹	سورو			
سورو ہلدی پدا	۲۹	۳	۲/۱۱	بالاسور	۷	۲	۹
کٹک	۲/۱۱	۱	۳	کلکتہ	۱۰	۲	۱۲
کوراپٹ	۴	۲	۶	مضافات			
بھوبنیشور	۷	۳	۱۰	ضلع مرشد آباد	۱۲	۵	۱۷
خوردہ کیرنگ	۱۰	۵	۱۵	کلکتہ	۱۷	۵	۲۲
نرگاؤں	۱۵	۱	۱۶	قادیان	۲۴/۱۱/۸۵	—	—

بدر کی توسیع اشاعت آپکا فرض ہے۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے ، اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو!

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹریکٹس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
529389 } ٹیلیفون BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام ص۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹن مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈ فورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر بیرنگ کے سٹاکسٹ

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت،

اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS,
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE :- { OFFICE :- 800
RESI :- 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY-8

ریگزین۔ فوم جینس۔ اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔
سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔
اور بیلٹ کے مینو فیکچرس اینڈ ہر ڈرسپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۱۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- گلشن احمد، نوکم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرپس، مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:- 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE – 670001

H.O. PAYANGADI – 670303 (KERALA)

PHONE:- PAYAN GADI – 12, CANNANORE – 4498.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:- 42916 ۔ ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کریشنڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

پلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے

(کشتی نوح)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!